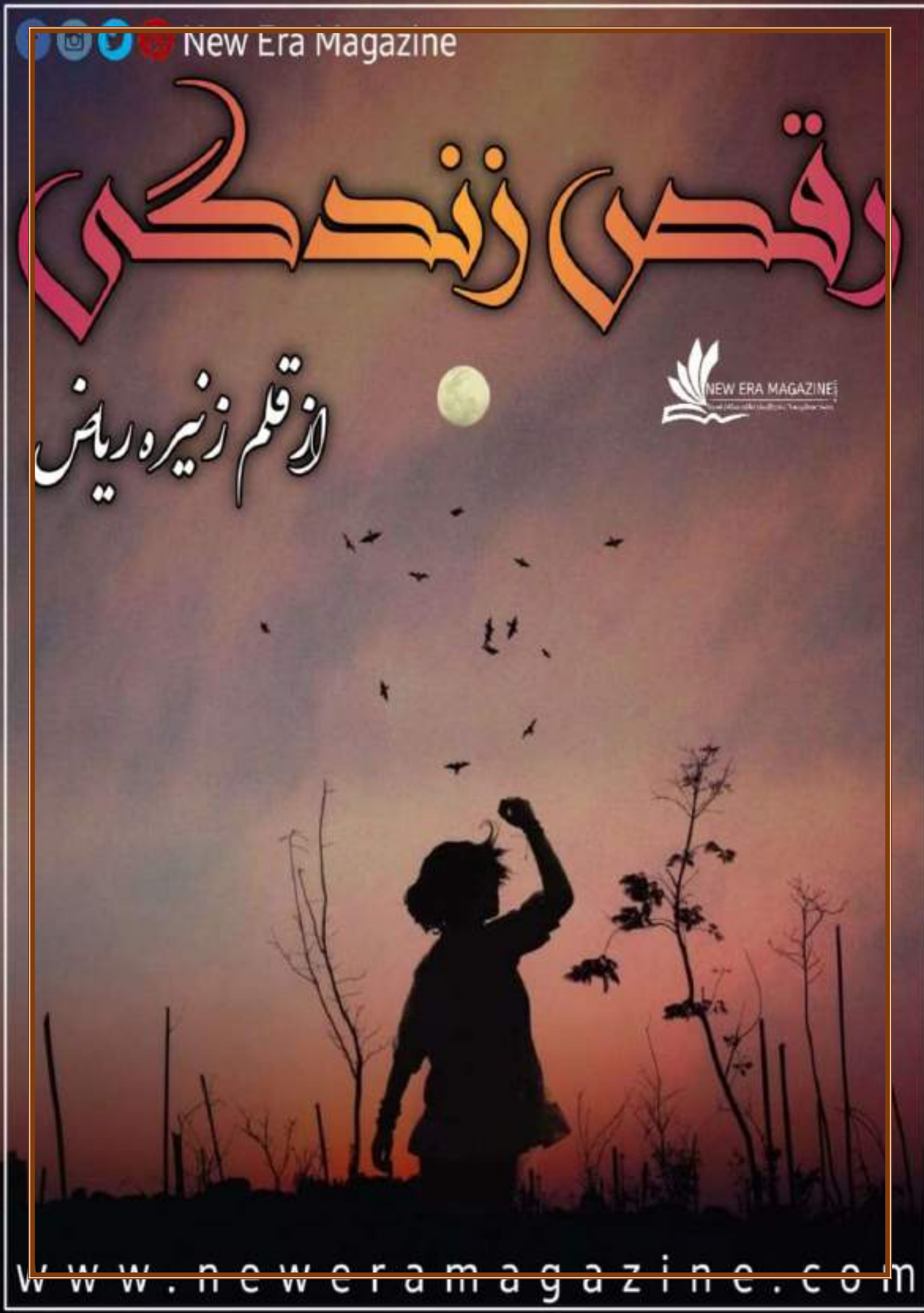
New Era Magazine
رقص زندگی
از قلم زنیرہ ریاض
NEW ERA MAGAZINE
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

ناول رقص زندگی

از زنیرہ ریاض

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل، شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

وہ بلند و بالا عمارت آج بھی آسمان کو چھو رہی ہے جو انگنت چیخوں کے باوجود کتنی حسیناؤں کے حسن کھا گئی یہ عمارت لیکن آج بھی اپنی شان شان کے مطابق اپنی چمک دمک برقرار رکھے ہوئے ہے۔

شام کے وقت ہر طرف چمکتی روشنیوں کا سماں تھا۔ سرخ رنگ کے پردے۔ بڑے سے ہال نما کمرے میں نشستوں پہ گول تکیے اور سگریٹ کی پیالیاں رکھی گئی تھی گولڈن رنگ کی ہر طرف تیز جلتی ہوئی لائٹیں جو دیواروں پہ لٹک رہی تھی ہال کی خوبصورتی کو مزید چار چاند لگا رہی تھی۔۔

یہ شام کا وقت تھا۔ سورج غروب ہونے کو تھا شام ڈھلنے لگی تھی۔ رات اپنے پل پھیلانے کو تیار تھی مہمان آنا شروع ہو گئے تھے ہر کوئی اپنی نشستیں سنمبھال چکے تھا۔۔

نشستوں کے درمیان ایک روعب دار عورت نشست سنبھالے بیٹھی تھی۔ گہرے سبز رنگ کی ساڑھی پہنے ہاتھوں میں بھاری کڑے ہاتھوں اور پیروں پہ مہندی لگائے پان منہ میں چباتی سج سنور کر بیٹھی وہ عورت سب پہ اپنا روعب جما رہی تھی۔۔

ہال کی بائیں طرف سیڑھیوں کی پچھلی طرف ایک گیلری نما جگہ تھی جہاں ایک سے بڑھ کر ایک لڑکی تھی جو اپنے حسن کی مثال آپ تھی۔

گیلری کی سیدھ میں چلتے ہوئے دائیں طرف ایک نہایت عمدہ قسم کا کمرہ تھا جس میں ایک بڑا شاندار بیڈ جس پہ موٹی چادر اور تکیوں کے ساتھ کمبل پڑا تھا جس کو بہت ہی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔بیڈ کے ساتھ ایک بہت ہی ملائم صوفہ سیٹ تھا جس پہ چادریں چڑھائی گئیں تھیں۔۔

سنگھار میز جو صوفہ کے بائیں جانب تھا ایک بہت ہی خوبصورت اور دلکش انکھوں والی۔۔لمبے کالے سیاہ بال۔۔سفید رنگ۔۔بڑی بڑی آنکھیں اور سیاہ پلکیں۔نہایت خوبصورتی سے بیٹھی وہ خود کو سجا رہی تھی۔ماتھے پہ بندیا لگاتے وہ خود کو شیشہ میں دیکھ رہی تھی۔۔

بندیہ ماتھے پہ ٹکا کر پاس کھڑی دو کنیزوں نے اسکے ہاتھ پکڑ کر بھاری کڑے اور چوڑیاں اسکے ہاتھ میں پہنانا شروع کی۔

کوٹھے کی سب سے حسین طوائف جس کے رقص کو دیکھنے کے لیے لوگ ہفتوں ہفتوں اور مہینوں مہنیوں انتظار کرتے تھے رقص کی تاریخ کے خاکے ہر جگہ زیر دیوار لگا دیے جاتے تھے لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد اس رقص کو دیکھنے آتی تھی۔۔

اپنے لہنگے کو ایک طرف سے ہاتھ سے اٹھا کر وہ بہت نزاکت بھرے انداز سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔اسکا لہنگا زمین پہ بکھرا ہوا تھا۔گولڈن رنگ کا لہنگا۔ہاتھوں پہ گول ٹکلے کی مہندی۔

خوب زیور پہنے۔ہاتھوں میں بھاری کڑے اور چوڑیاں۔لال سرخی اور گول چھوٹا سا بندیہ۔

وہ کسی حور کی مانند لگ رہی تھی جس کے حسن پہ پریاں بھی ناز کرتی ہوں۔۔

بہت کی آرام سے قدم اٹھاتی اسنے کمرے سے باہر دہلیز پہ پاؤں رکھا تو پایل کی چھن چھن زور کھنکنے لگی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جیسے جیسے وہ قدم اٹھا کر رکھتی پایل کی چھنکار کے ساتھ۔کوٹھے میں ایک دم خاموشی چھا گئی تھی۔دو کنیزیں اسکے پیچھے سر جھکائے ساتھ چل رہی تھیں۔

سیڑھیاں اترتے ہوئے اسکی پایل کی چھنکار میں مزید اضافہ ہوا

سب الرٹ ہو کر خاموشی کی گولی کھا کر گویا جیسے بیٹھ گئے ہوں۔

ہال نما اس بڑے سے کمرے کی دہلیز پہ پیر رکھتے ہی اسنے سر اٹھا کر سامنے سیدھ میں بیٹھی

اس بی جی کو دیکھا جو پان منہ میں لیے اسے چبا رہی تھی۔

آنکھوں سے مطمئن رہ کر آگے آنے کا اشارہ کرتے اس خاتون نے ایک زوردار تالی بجائی تھی۔۔

ہال کے بیچ و بیچ جا کر کھڑی ہوتی اسنے ایک نظر اٹھا کر چاروں طرف بیٹھے لوگوں کو دیکھا۔موسیقی شروع ہوئی اور دونوں ہاتھوں کو ہوا میں بلند کرتے اگلے کی منٹ رقص شروع کیا۔۔

رقص شروع ہوتے ہی وہاں بیٹھے مہمان بھول چکے تھے کہ وہ اس جگہ بیٹھے ہیں ایک سماں سا بن گیا تھا ایک سحر تھا جو طاری ہو گیا تھا سب پہ۔

جیسے جیسے وہ پیروں کو زمین پہ پٹختی تھی پایل کی چھنکار کے ساتھ اسکو جھومتا ہوئے دیکھتے لوگ جیسے کسی جگہ کھو گئے ہوں۔انکی آنکھیں بس اسی پہ جیسے جم گئی ہوں۔

رقص کا اختتام ہونے کے بعد جس آدا اور نکھرے سے وہ آئی تھی اسی انداز سے قدم اٹھاتی لہنگا دونوں طرف سے پکڑے وہ واپس اپنے ہجرے کی طرف چل دی۔لوگ منت سماجت کرنے لگے تھے کہ خدارا ہمیں کچھ اور ٹائم دیں۔لیکن اسنے جیسے سنا ہی نہ ہو۔

اسکے ایک رقص پہ اتنے لوگوں کا ہجوم ہو جاتا تھا کہ اسے رقم کمانے کے لیے رقص کے علاوہ کسی اور چیز کا سہارا نہیں لینا پڑتا تھا۔

خواب گاہ میں آنے کے بعد وہ سنگھار میز پہ بیٹھی اپنے زیورات اتار رہی تھی۔اسکے حسن میں کوئی کمی نہیں تھی وہ اس قدر حسین تھی کہ دیکھنے والے پہلی نظر میں ہی دیکھتے رہ جاتے تھے۔اور اسی میں کھو جاتے تھے۔بس کمی تھی اس میں تو صرف یہ کہ وہ ایک لڑکی سے اب یہ کردار ادا کر رہی تھی۔ معصومیت اسکے چہرہ سے نمایاں ہوتی تھی۔

کچھ وقت اور غلط لوگوں کی چال نے اس مقام پہ پہنچایا تھا جہاں وہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی انجان رہتی تھی۔ کبھی رقم کمانے کے لیے کسی غلط کام کا سہارا نہیں لیا تھا ایک ہی رقص سے اتنی رقم جمع ہو جاتی تھی کہ آگلی دفعہ بیگم اسکو رقص کا نہیں کہا کرتی تھی۔جب اسکا دل کرتا تھا وہ رقص کرتی تھی۔

شیشے کے سامنے کھڑی اب وہ خود کو نظروں سے دیکھی جا رہی تھی۔ایک گہری سوچ میں گم وہ سوچ رہی تھی کہ کتنے ہی سال اسنے اس کوٹھے میں گزار دیے ہیں جہاں اسکو کیسے کیسے لوگ ملے۔۔وہ ابھی اپنا گزرا وقت یاد کر رہی رہی ہوتی ہے کہ دروازہ پہ دستک ہوئی تھی۔۔

بہت کمال انیلہ بہت عمدہ رقص کیا تم نے۔ہمیشہ کی طرح میرا دل خوش کر دیا۔تم جانتی نہیں انیلہ آج رقم پہلے سے دوگنی بن گئی ہے۔اسنے ایک نظر اٹھا کر بیگم کی طرف دیکھا اور واپس خود کو شیشہ میں دیکھنے لگی۔

انیلہ؟مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔بیگم!اگر آپ نے مجھ سے اسی بارے میں بات کرنی ہے تو مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی اگر کوئی اور بات ہے تو آپ بے جھجک وہ بات کریں۔

لیکن انیلہ تم ایک بار بات کر کے تو دیکھو!ہو سکتا ہے وہ اپنی حرکت پہ شرمندہ ہو !

شرمندہ؟

آپ کو واقعی لگتا ہے کہ وہ شرمندہ ہو گا؟

ہاں ہو سکتا ہے تم اتنی مشہور ہو جب تمہارے نام کے خاکے لگتے ہیں رقص کے کہیں تو وہ دیکھ کر اپنے کلیجہ نکال کر اسکو جلاتا ہو گا۔۔

نہیں!جو لوگ محبت کا جال بچھا کر کسی کو دو ٹکے کے کوٹھے پہ اور مردوں کے لیے چھوڑ دے اس انسان نما درندہ کا دل کیا کلیجہ بھی کبھی شرمندہ نہیں ہو سکتا !

مجھے لاجواب کر دیا ہے تم نے اپنی رائے دے کر۔

وہ قدم اٹھاتی بیگم ساڑھی کا پلو کندھے پہ اوڑھتے دہلیز پہ پیر رکھتے خواب گاہ سے باہر نکل گئی۔۔

بلاناغہ حسب عادت وہ کوٹھے کی چھت پہ نماز ادا کرنے کے بعد ٹہل قدمی کرنے گئی۔

بغیر جوتوں کے وہ سیڑھیاں چڑھتے قدم چڑھ رہی تھی پایل کی گونج کانوں میں پڑ رہی تھی

چھن چھن کی آواز پہ جیسے پرندے اڑنے لگے ہوں۔

ٹہل قدمی کرتے چھت پہ ٹھنڈی ہوا میں سانس لیتی۔روشن ہوتے آسمان کو تکتی اور چڑیوں کی چہکار کو محسوس کرتے اچانک اسکی نظر کوٹھے کی سیڑھیوں پہ بیٹھے کسی شخص پر پڑی۔جو شاید کوئی فقیر تھا یا راہ گزر۔اسنے کالے رنگ کی شال اپنے کندھوں پہ اوڑھ رکھی تھی۔ سر دروازہ سے لگائے جیسے وہ کسی کی راہ تک رہا ہو۔

سیڑھیاں اتر کر وہ اس شخص کے پاس گئی جہاں وہ بیٹھا تھا پرانی طوائف ہونے کے ناطے اسکو کوٹھے میں کسی قسم کی کوئی روک ٹوک نہیں تھی وہ اپنی مرضی سے کہیں بھی آ جا سکتی تھی۔۔

وہ اس شخص کے پاس جا کر کھڑی ہوئی۔ایک نظر اس شخص پہ ڈالی جس کا چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا اگلے ہی منٹ وہ گھٹنوں کے بل اسکے پاس بیٹھ گئی۔

ہلکے نیلے رنگ کا فراق پہنے۔

گلابی رنگ کا دوپٹہ کندھے پہ لٹکے۔کانوں میں چھوٹے سے ٹاپس اور ایک ہاتھ میں چند گلابی رنگ کی چوڑیاں بڑی سے آنکھیں۔بال آگے کو کیے ہوئے۔

وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔

جی آپ کون؟انیلہ نے اس شخص کا چہرہ دیکھنے کی کوشش کرتے بولا۔

وہ شخص کچھ نہیں بولتا۔

ہیلو آپ ہیں کون؟

ایک گنہگار ہوں !

ہلکا سا قہقہہ لگائے وہ حیران ہو کر بولتی ہے اچھا؟گنہگار کا یہاں کیا کام؟ یہاں تو لوگ گنہگار ہونے آتے ہیں۔

گنہگار مسجد جائے۔اللہ کے سامنے گڑ گڑائے۔معافی مانگے۔۔۔

یہاں لوگ گنہگار ہونے آتے ہیں تمہارا یہاں کیا کام؟

صحیح فرمایا آپ نے۔

لیکن مجھ سے اس کوٹھے پہ آنے والے لوگوں سے زیادہ ایک بہت بڑا گناہ ہوا تھا اسکی معافی چاہتا ہوں۔

لگتا ہے آپ کوئی بھٹکے ہوئے ہیں۔

کیا گناہ ہوا آپ سے؟

ایک بہت بڑا گناہ جس کا ازالہ میں آدا نہیں کر سکتا۔

وہ کہہ کر سر اٹھا کر انیلہ کی طرف دیکھتا ہے۔ایک لمحے کو وہ چانکتی ہے اگلے لمحہ جیسے اسکو کوئی فرق نہ پڑتا ہو۔

انکی پہلی ملاقات سے زیادہ آج وہ حسین و جمیل ہو چکی تھی۔ناک میں پہنی نتھلی بال کمر پہ بکھرے ایک لٹ آگے کو اور گورا رنگ۔وہ جیسے پہلی ہی نظر میں کھو گیا ہو اسکو دیکھ کر۔

کون ہیں آپ؟

زیاج! زیاج ہوں میں! جانتی ہو مجھے؟

میں تمھیں یہاں لے کر آیا تھا میں نے تمھیں یہاں تک پہنچایا

اس غرک نما جیل میں پھنک کر گیا تھا میں تمہارا گنہگار ہوں۔

یقین کرو انیلہ میں نے اپنی اس نادانی کے بعد کچھ نہیں پایا۔

مجھے کہیں سکون نہیں ملا۔

میں نے تم سے جھوٹی محبت کے دعوے وعدے کیے۔

نادانی؟ یہ تمہاری نادانی تھی؟

اور تمہیں کیا لگتا ہے تمہیں معاف کر دینے سے وہ ازیت جو میں روز یہاں کوئلوں کی طرح جلتی ہوں وہ کم ہو جایے گی؟

مانا کے میں سب ایک مشہور طوائف ہوں مانا مسٹر زیاج کہ لوگ میرے پیچھے بھاگتے ہیں میرے پیر پڑتے ہیں لوگوں کو میں پسند آتی ہوں۔ لیکن اس کوٹھے پر آنے والے ہر مرد کو میں نہیں میرا جسم۔ میری روح نہیں کرر قص بھاتا ہے۔

اس ازیت کو محسوس کر سکتے ہو؟

جیسے معاف کر دوں میں تمہیں؟

میں تمہارے پیر پڑتا ہوں مجھے معاف کر دو میری روح میرے دماغ کو سکون راحت نہیں ہے۔

وہ گڑ گڑانے لگتا ہے وہ اسکے پیروں پہ ہاتھ رکھے معافی کی بھیک مانگ رہا ہوتا ہے۔

یاد ہے تمہیں وہ پہلی ملاقات؟

جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا تو مجھے لگتا تھا تم سے زیادہ حسین کوئی اس دنیا میں کہیں نہیں ہو گا یہ ہیرہ صرف میرے پاس ہے۔

لیکن۔میں مانتا ہوں کہ تم اپنی محبت میں سچی تھی تمہارا ہر جزبات سچے تھے لیکن مجھ سے یہ گناہ سرزد ہوا ہے مجھے معاف کر دو۔۔

وہ مغرور لیلہ کی طرح ایک نظر اسکی حالت زار پہ نظر ڈالتی ہے۔

تم مجھے لوگوں کے سامنے رقص کرتا دیکھ سکتے ہو؟جب لوگ مجھ پہ پیسے اڑاتے ہیں پھینکتے ہیں؟

میں سمجھا نہیں!

یہ تاش کے کارڈوں کا کھیل تم سمجھنا ہی نہیں چاہتے تھے کبھی اور نہ ہو !

مجھے معافی چاہیے !

تمہیں لگتا ہے زبردستی کی معافی سے تم بچ جاؤ گے؟

ہاں!وہ ایک زوردار قہقہہ لگاتی ہے۔اب بھی تم اپنا مفاد چاہتے ہو زیاج اپنا مفاد جاؤ تمہیں معاف کیا میں نے !

سچ میں؟ہاں معاف کیا جاؤ

تم مجھے معاف کیسے کر سکتی ہو؟غلطی تو ساری میری ہے۔

غلطی تمہاری نہیں میری محبت اور مخلص جذباتوں کی ہے

میں نے اپنے نادانی کے اس عمر کے وقت میں تم پہ اندھا یقین کیا۔میں نے تمہیں اپنا

آپ سونپا جس کی تم۔حفاظت نہ کر سکے!

میں مخلص تھا لیکن پیسے کی لالچ نے مجھے اندھا کر دیا تھا۔

تمہارا دل جڑ سکتا ہے واپس مجھ سے؟

اثیلہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کی جو اسکے چہرہ میں پھیل گئی۔

وہ اپنے ہاتھ سے چوڑی اتارنے لگی!زیاج اسکو چوڑی اتارتے دیکھنے لگا۔

یہ لو چوڑی!اثیلہ نے اسکی طرف دیکھا زیاج نے چوری تھام لی تھی۔اب اسکو توڑو۔

میں توڑوں؟ہاں تم

اگلے کی سینکڈ کرچ کی آواز ہلکی سی آئی۔چوڑی ٹوٹ چکی تھی۔دیکھو اس چوڑی کو۔

دو حصوں میں تقسیم ہو گئی ہے؟

ہاں ہو گئی ہے اب مجھے اسکو جوڑ کر دیکھاؤ!اثیلہ نے مغرور انداز میں زیاج کو دیکھ کر

کہا۔

نہیں کر سکتا!کیوں؟کیونکہ یہ نہیں جڑ سکتی۔تو پھر اگر میں کہوں کہ مجھے میری یہ

چوڑی واپس دو تو کیا کرو گے؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہی؟ہاں بلکل ٹھیک سلامت چوڑی واپس!اسکو ٹھیک نہیں کر سکتا لیکن اسی رنگ کی نئ چوڑی لا کر دے سکتا ہوں۔

مجھے میری زندگی کی وہ عمر وہ بچپنہ،لا کر دے سکتے ہو جنکو میں کھو چکی تمہاری غداری کی وجہ سے؟

زیاج نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

جاؤ معاف کیا

چوڑی واپس اسکے ہاتھ میں تھماتے ہوئے اثیلہ نے کہا اور واپس قدم اٹھاتی اندر آ گئی۔۔

سکون اور صبر اسکو پہلے ہی آ گیا ہوتا ہے اپنی اس آزمائش کہیں یا نصیب پہ۔

اپنے خواب گاہ میں آ کر وہ چپ چاپ بیٹھی جاتی ہے۔

اسنے مجھے معاف کس دل سے کیا؟میں نے اتنا کچھ غلط کیا اسکو بیچ دیا۔لوگوں نے فایدہ اٹھایا۔ٹھوکریں کھائیں۔غلط باتیں لوگوں کی۔اتنا سب کچھ برداشت کرتے ہوئے اب بھی مجھے معاف؟

زیاج دروازہ میں کھڑا حیران ہو رہا ہوتا ہے لاکھوں کی جگہ اب اربوں سوال اسکے دماغ میں گھومنے لگے تھے۔۔

شام کا وقت تھا پرندوں کی چہکار ہر طرف گونج رہی تھی۔وہ قافلہ سمیت اپنے گھونسوں جو لوٹ رہے تھے۔سورج کی سرمئی رنگ کی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔آسمان اورنج اور پہلے رنگ کا نظارہ دیکھا رہا تھا۔بادل کے ٹکرے آسمان پہ دور دور بکھرے ہوئے تھے۔جو ڈھلتی شام کو خوبصورت بنا رہی تھی۔

اثیلہ۔۔بیٹا کہاں رہ گئی ہو تم؟

تمہیں کہا تھا سبزی بنا کر رکھنا میں واپس آؤں گی تو ہنڈیا بناؤں گی !اسکی ماں گھر میں داخل ہوتے ہی چارپائی پہ سبزی دیکھ کر آگ بگولہ ہو کر اونچا اونچا بولنے لگی۔۔

جی جی امی جان؟یہ کیا ہے؟

تجھے کہا تھا ناں کہ یہ کام کر کے رکھنا؟جی امی جی وہ میرے سر میں بہت درد ہو رہا تھا اس لیے میری آنکھ لگ گئی۔

تیری آنکھ لگ گئی تو اب میری کا سختی ہے اس گھر میں۔جو سارا کام میں کروں؟جی سوری امی جان میں ابھی بنا دیتی ہوں۔تجھے ہی بنانی ہے کہ اور اب ہنڈیا بھی تو کی بنائے گی تیری سزا ہے لاپرواہی کی۔

ام۔۔وہ کہتی کہتی چپ ہو گئی۔

آنکھوں میں آنسو ضبط کیے وہ دوپٹہ کندھے پہ ڈالتے کچن کی طرف چل دی۔۔

آبان بھائی۔جی میری گڑیارانی۔

بھائی۔۔آپ اتنی دیر سے گھر کیوں آئے؟چھوٹی میں زرا کام کے مرد دوستوں کے ساتھ چلا گیا تھا بس اس لیے۔تم رو کیوں رہی ہو؟کچھ نہیں بھائی۔

بتاؤ مجھے !

بھائی وہ امی جان۔۔

پھر سے ڈانٹا؟جی بھائی میرے سر میں بہت درد تھا اور سبزی۔۔

آنسو اثیلہ کا نکل کر آبان کہ ہاتھ پہ گرا تھا۔۔

میر گڑیارانی۔تمہیں امی جان کا پتا تو ہے وہ اسی طرح کی ہیں۔مجھے بھی تو ڈانٹ دیتی ہیں۔لیکن بھائی آپ۔۔وہ کہتی چپ ہو گئی۔کچھ نہیں ہوتا امی جان ہیں ناں کبھی غصہ کرتی غ تو نظر انداز کر دیا کرو۔

ماں کی ڈانٹ میں بھی محبت ہوتی ہے ہیں ناں؟

جی بھائی۔۔وہ آبان سے دور ہوتے آنسو صاف کرنے لگی۔

آپ کو پانی لا دوں بھائی؟

ہاں مجھے ٹھنڈا پانی لا دو بہت گرمی اور پیاس لگی ہے۔

جی اچھا بھائی بس دو منٹ میں ابھی شربت بنا کر آپ کے لیے لائی۔

جی بابا آپ نے بلایا؟

ہاں بیٹا یہ فائل تو اٹھا کر دے دو سامنے الماری سے۔

جی بابا کونسی؟ بیٹا یہ ٹیسٹ پیپر والی دیکھو۔۔

بابا یہ والی؟ ہاں بیٹا یہی۔۔

جیتی رہو۔

تمہیں گرمی سے آیا بھائی نظر نہیں آ رہا اسکو پانی کون دے گا میں نوکرانی؟

نہیں امی جان وہ میں لینے جا رہی تھی بابا نے بلایا تھا۔

جلدی جاؤ لے کر آؤ۔۔امی جان۔

جی؟ امی جان آپ انیلہ پہ اتنا غصہ مت کیا کریں وہ بہت نازک دل کی ہے اور ہے بھی اکیلے ایک ہی تو گھر میں باتوں کو محسوس کرتی ہے۔بیٹا آج اس پہ باتیں کسوں گی تو کل اگلے گھر جا کر سننے اور سہنے کی آدی ہو گی۔ لیکن امی جان ابھی سے یہ سب مت کریں آپ جب وقت آئے گا تو وہ خود مینج کر لے گی وہاں۔ ابھی اسکی عمر ہی کیا ہے۔بیٹیوں کو ہوش سنبھالتے ہی ان چیزوں کی عادت ڈالنا شروع کر دینا چاہیے بس تم میرے ماں مت بنو۔

جی معذرت امی جان !

بھائی پانی۔ شکریہ رانی۔

آبان گلاس پکڑتے ہوئے ہلکی مسکراہٹ کرتے بولا۔

تمہارا رزلٹ آنے والا ہے ناں اثیلہ۔

جی بھائی۔ دیکھیں گے کیا محبت رنگ لاتی ہے آپ کی۔

رنگ کونسا ہونا چاہیئے ویسے اثیلہ؟ پنک کلر۔۔ ہاہاہا۔ جھلی لڑکی آبان نے پیار سے ہاتھ مارا تھا اس کے سر پہ۔ کافی رات ہو گئی ہے تم لوگ سو جاؤ اب۔

جی بھائی۔ ابصار بھائی آپ کچھ دیر جاگتے رہیں میں دوستوں سے بات کر لوں امی جان نے اکیلے یہاں بیٹھے دیکھا تو۔۔ ہاں ہاں کر لو تم۔ شکریہ بھائی جان۔

تم کون سے کالج میں ایڈمیشن لو گی اثیلہ؟ ابھی تو نہیں پتا

مجھے لگتا ہے تمہارے بابا تمہیں اپنے کالام میں ہی ایڈمیشن دلوائیں گے۔ نہیں نہیں میرے بابا بوائز کالج کے ہیڈ ہیں گرلز کالج نہیں ہے وہ۔ شکر ہے اللہ کا۔

ہاہاہا کیوں؟ کیونکہ انکل بھی آنٹی کی طرح سختی کرتے اگر تم اس کالج میں ہوتی انجوائے کیسے کرتے؟ ارے نہیں نہیں۔ میرے بابا بہت اچھے ہیں بس ماما تھوڑا غصہ والی ہیں لیکن وہ بھی بہت اچھی ہیں۔

اور تم بتاؤ کہ۔۔

تمہارا ارادہ آگے کونسی فیلڈ میں جانے کا ہے؟

میڈیکل سے ہٹ کر کسی اور پروگرام میں جانے کا ارادہ ہے۔

اندھیرے کی چادر چاروں طرف اپنے پنک پھیلا چکی تھی۔پرندے اپنے گھروں کو لوٹ گئے تھے۔تہجد کا ٹائم تھا اور اس وقت ستارے آسمان پہ بکھرے اور ایک طرف مسکراتا چاند اس رات کو چار چاند لگا رہے تھے۔

اففف۔۔سر میں اس قدر درد ہے کہ برداشت سے باہر ہو رہا ہے میرے اللہ جی۔گولی کھالو اٹھ کر۔۔ایک آواز تھی جو انیلہ کے کانوں میں پڑی تھی۔ج۔جی امی جان۔وہ درد کے مارے بمشکل بولی۔اٹھو یہ لو گولی کھالو اور پانی پیو۔اندھیرے میں اپنے پاس کھڑی ماں کو دیکھ کر انیلہ ایک لمحہ کے لئے چونکی تھی۔

شکریہ امی جان۔

کھالو اسکو اور اسکے بعد سو جاؤ صبح تک ٹھیک ہو جاؤ گی۔

جی ٹھیک ہے امی جان۔

امی جان؟

جی؟آپ سو جائیں جا کر۔۔

ہاں بس میں سونے کے لیے ہی جا رہی ہوں۔۔ سر پہ پیار کرتے اسکی ماں وہاں سے چل دی تھی۔۔

اٹھ جاؤ سب اور اٹھ کر نماز ادا کرو۔۔جی بابا ادا کر لی ہے۔

اچھا بیٹا۔باقی دونوں کو تو اٹھاؤ وہ اٹھ کر نماز ادا کریں۔۔

جی بابا۔اثیلہ کہتی ہوئی دونوں بھائیوں کو اٹھانے کمرے میں گئی۔جہاں دونوں جائے نماز پہ نماز ادا کر رہے تھے۔

ماشااللہ۔

اثیلہ نے دھیمی آواز میں کہا اور وہاں سے چل دی۔جس کو سن کر وہ دونوں بھی ضرور مسکرائے ہوں گے۔۔

معمول کے مطابق نماز ادا کرنے کے بعد اثیلہ چھت پہ چہل قدمی کے لیے گئی۔۔ ٹھنڈی ہوا میں سانس لینے کے بعد اور چند دیر کے بعد نیچے آکر صبح کی چائے بنانے میں مصروف ہو گئی۔۔

بیٹا اثیلہ۔۔جی امی جان؟

بیٹا ادھر آؤ یہ قرآن اندر رکھ دو اور مجھے ایک گلاس پانی کا دو۔۔جی امی جان۔۔

تمہارا سر درد ٹھیک ہوا؟

جی ٹھیک ہے اب۔

کیاہو گیاہے بھئی ہماری رانی کو؟سر میں درد تھارات گولی کھاکر سلایاتھااب ٹھیک لگ رہی ہے۔۔

دھیان رکھاکرو دھیان۔۔

جی بابا۔۔

بابا آپ چائے ابھی لیں گے یا کچھ دیر بعد؟

اگر بن گئی ہے تو ابھی ہی لے آؤ۔

جی بابامیں لائی۔۔

انیلہ بہت چینی زیادہ ہے چائے میں آج۔بہت زیادہ ہے امی جان؟

بس ٹھیک ہے لیکن زیادہ میٹھی ہو گئی ہے۔

انیلہ نے پریشان ہوتے باپ اور ماں پہ ایک نظر ڈالی۔

پریشان مت ہو انیلہ بیٹا ہو جاتی ہے کبھی۔

ہاں لیکن میرے لیے ہی تو زیادہ چینی ڈالتی ہے مجھے زیادہ میٹھی پسند جو ہے چائے۔۔

ابصار تمہیں میٹھے کی کتنی لگن ہے جانتے ہیں ہم۔۔

ہاہاہا جی بابا۔اس لیے شوگر مل بنانے کا سوچ رہا ہوں میں کہا کہتے ہیں آپ؟؛

بھائی مزاق تو مت بنائیں اب آپ۔۔اوو۔۔ شکل تو مت بناؤ اثیلہ میں تو مزاق کر رہا تھا۔۔

جی پتا ہے مجھے۔آپکی باتوں کا۔

اچھا چاہے لے آؤ پھر میں آفس کے لیے نکلوں۔۔

آج چھٹی نہیں ہے بیٹا؟ نہیں بابا جانا ہے کچھ میٹنگز ہیں۔۔

اللہ کامیاب کریں بیٹا۔۔

احمد آگیا۔۔

بائک رکنے کی آواز پہ ابصار اٹھ کھڑا ہوا۔۔تمہیں کس نے بولا احمد ہے؟امی جان دوستوں کی مہک اور چیزوں کی خبر کانوں میں رس بس جاتی ہے۔۔

ہاں بھئی یہ دوستیاں بھی بہت بھلی ہیں جو دوستوں کہ ساتھ رہنے سے مہکتی ہیں اور وقت کی دوڑ میں ان سے رابطہ ختم ہوتے ہی بے جان پر جاتی ہیں بلکل ایسے جیسے چلتے ہوئے کوئی کندھے پہ ہاتھ رکھ کر تسلی دینے والا نہیں ہوتا اور وہ وقت بہت برا ہوتا ہے کیوں بچے کو پریشان کر رہی ہو اثیلہ کی اماں؟ حقیقت ہی بتا رہی ہوں سو میں سے کوئی ایک دو قسمت سے رہ جاتے ہیں آخری سانس کی ڈوری تک۔بڑھاپے کی عمر تک۔۔

دنیاداری ہے بس۔۔ !

کتنا ہی اچھا وقت تھا جب موبائل کمپوٹر نہیں تھے صرف چارپائیوں پہ بیٹھ کر ہزاروں گلے شکوے اور باتیں ہوتی تھی۔۔

کیا ہو گیا ہے ابا؟

مجھے تو کچھ نہیں ہوا آبان بیٹا تمہاری ماں ہی بس۔۔۔

کہہ کر

وہ کرسی سے اٹھ کر ڈھے ہوئے تھے۔

ابا میں اپکو کالج چھوڑ دوں؟

نہیں میں چلا جاؤں گا۔واک کی واک بھی ہو جائے گی اور پہنچ بھی جاؤں گا۔

چلیں ابا آج میں چھوڑ دیتا ہوں۔

اچھا چلو۔۔

بابا آپ کا بیٹا بائک بہت تیز سپیڈ میں چلاتا ہے اس کے کان کھینچیے گا۔۔

چھپکلی رانی تم میری کیوں کلاس لگوانا چاہ رہی ہو صبح سویرے۔۔

میں ایسا بلکل نہیں کرتا بابا۔۔

تم نہیں کرتے؟

جی بابا اس مکھی کہ قسم جو فرش پہ رینگ رہی ہے نہیں کرتا۔۔

مکھی کی قسم کیوں؟

کیونکہ اسنے ابھی میرے پاؤں کے نیچے آکر کچل جاتا ہے۔

تم کچلو گے تو کچلے گی ناں؟

ہاں میرے پاؤں کے نیچے نہ آئی تو کیسی اور کے نیچے آجائے گی۔۔

گناہ ہوتا ہے آبان۔۔ ابا اسکو سمجھایا کریں آپ۔۔

ہہہ۔۔

ک

ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟

دیکھ رہا ہوں شکر کرو بال نہیں نوچ رہا۔

تمہاری چھوٹی بہن ہوں تم ایسے کرو گے؟

ہاں تو تم ایسے کرو گی؟

ہاں۔

کتنی بے درد ہو۔ابا نے راستہ میں اتنی سنائی ہیں تمہاری سوچ ہے۔۔

ہاہاہا اس لیے تو بات چھیڑی ہے۔۔

انیلہ ہنس پڑی۔۔

سلائی کڑھائی کب سیکھو گی؟

جی؟ میں نے بولا سلائی کڑھائی کب کرو گی؟ جی سیکھوں گی

آگے بڑھنا چاہتی ہو؟

جی امی جان۔پڑھ لکھ کر کیا کرو گی؟ مجھے دیکھ رہی ہو بی اے کیا ہوا ہے اپنے زمانے کا جو ہمارے ٹائم میں ڈاکٹر انجینئر کی ڈگری کے برابر ہوتی تھی بیٹھی ہوں ناں اب گھر؟

اثیلہ نے گھبرائے تاثرات کے ساتھ اماں پہ ایک نظر ڈالی۔

جی امی جان۔تو میری ڈگریاں پڑی پڑی انکو دیمک لگ گیا ہے کوئی نوکری نہیں کی تم کیا کرو گی اتنا پڑھ کر۔اماں آپ کا دور اور تھا کہ دور اور ہے اس میں ہر چیز سے واقف ہونا ضروری ہے ورنہ لوگ ان پڑھ سمجھ کر لوٹ جاتے ہیں۔پڑھنا ہے پڑھ لو لیکن گھر کے سارے کام ساتھ ساتھ سیکھو۔رشتہ والے لڑکی کا حسن ڈگریاں نہیں دیکھتے رہن سہن اور کھانے کی خوشبو سونگھتے ہیں۔

جی امی جان۔۔میں تمہاری دشمن نہیں ہوں اثیلہ۔ماں ہو تمہاری اور تمہیں ہر وہ چیز سیکھانا چاہتی ہوں جو میں سیکھ کر نہیں آئی تھی اپنے سسرال۔۔میں تمہیں خود سے ہزار گنا قابل دیکھنا چاہتی ہوں کہ کل کو میری بیٹی کے کاموں پہ کوئی انگلی مت اٹھائے نہ تم کسی کی محتاج ہو۔۔

اثیلہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے اور وہ اپنی ماں کے گلے لگی تھی اٹھ کر۔۔

رومت میری بیٹی۔۔

میری پیاری اثیلہ۔۔

امی جان آپ کے لیے ناشتہ لاؤں؟ ہاں بیٹا لے آؤ ماں بیٹی مل کر ناشتہ کرتے ہیں۔۔

جی امی جان۔۔ابھی لائی۔۔

احد۔احد؟ کہاں ہو تم؟

جی سر؟ جب تمہیں بولا ہے تمہاری طبیعت نہیں ٹھیک کچن کے کاموں کو چھوڑ دو ٹیچرز خود بنالیں گے تو آرام کیوں نہیں کرتے ہو؟ جی سر نوکری کا سوال ہے کچھ استاد برا منا جاتے ہیں۔ میں تمہیں کہہ رہا ہوں ناں۔۔لیٹ جاؤ اپنے بستر پر۔ سر جی میں ٹھیک ہوں۔

تم لیٹو اور سو جاؤ۔

سر جی۔۔اب کی بار اثیلہ کے آبا سنجیدگی سے بولے تھے۔

وہ بستر پہ لیٹ کر تکیہ پہ سر رکھ کر اب اسکو دیکھ رہا تھا۔۔

اب سو کیوں نہیں رہے؟

نیند نہیں آرہی صاحب۔آئے گی تم سو۔تم سو کیوں رہے ہو؟

تمہیں آرام کے علاوہ اور کوئی کام ہے؟ نہیں وہ مجھے۔۔ہاں پتا ہے نہیں ہے تمہیں کوئی کام آرام کے علاوہ۔ڈھٹائی سے بولتے دوسرے ملازم کو سن کر غلام اکبر کا پارہ چڑھ گیا۔میں نے بولا ہے اسکو آرام کا تمہیں کوئی اعتراض ہے خدا بخش؟

نہیں نہیں استاد جی وہ میں تو ویسے ہی۔۔اب جا کر چائے بناؤ اور سب کو دو یہ آرام کرے گا یہی۔

خدا بخش؟ یہ چاہے جو کھڑی ہے چولہے پہ اس میں بس چینی ڈال لو باقی تیار ہے۔۔

میں واپس آؤں اب؟۔خدا بخش کمرے سے باہر نکل کر جاتا ہوا آواز سن کر قدم روکتے ہوئے بولا تھا۔۔

نہیں نہیں میں سوچ کا ہوں استاد بے فکر رہیں۔۔

ان چھوٹے ملازموں کی صحت غمی خوشی کا تو خیال ہوتا ہی نہیں بس ان لوگوں کو صوفہ پہ بیٹھ کر ہر چیز چاہیے ہوتی ہے۔۔

غلام اکبر منہ میں بڑبڑا رہا تھا۔۔

ارے یہ خدا بخش؟ ابھی تو یہیں تھا۔۔چاہے نہیں لے کر آیا۔۔

ابھی اسکی تنخواہ کاٹتی ہوں۔

سنیئے۔۔ محترمہ اسکی طبیعت کچھ ناساز ہے جس کے باعث میں اسکو آرام کرنے کا کہہ کر آیا ہوں۔تو میری چائے؟میرے تو سر میں درد ہو رہا ہے چائے کے بغیر! ابھی پہنچ جائے گی چاہے اپکو اور ہاں ایک اور درخواست یہاں بیٹھے سب لوگوں سے میری۔۔ کہ یہاں کام کرنے والوں کو بھی اسی طرح انسان سمجھا کریں۔انکو بھی آرام کی ضروت ہوتی ہے بیماری کی حالت میں۔ تگو تات دھیان دیا کریں حقوق العباد میں شامل ہیں یہ حقوق جن کے ہم جوابدہ ہیں۔ بلکل درست فرمایا آپ نے محترم جناب۔بہت نوازش۔۔

ساتھ بیٹھے ایک استاد نے غلام اکبر کی بات پہ جوابا"جواب دیا تھا۔۔

چینی دیکھ کر ڈالنا استانی معافیہ غصہ ہوں گی کچھ اونچا زیادہ ہو گیا تو۔۔

یار بھائی تو آرام کر میں کر رہا ہوں فکر نہ کر۔۔

ابصار کیا کھائے گا تو؟

بس چائے پلا دے تیز دم والی۔

اور سنا کیسا آنا ہوا آج تجھے میری یاد؟بس دوستوں کی راہیں دوستوں کی طرف کی مڑتی اور جاتی ہیں راستہ بس وہی ختم ہوتے ہیں ہر چیز کہ انہی پہ جا کر۔بجا بولا بھائی۔

اور جاب کیسی چل رہی تیری؟ بھائی جاب تو پرفیکٹ جا رہی ہے تو بتا بھابھی کی پڑھائی کہاں تک پہنچی؟ بس وہ بھی ابھی پڑھ ہی رہی ہے۔ کس جماعت میں؟ ابھی اسکو ایڈمیشن دلوایا تھا گیارہویں جماعت میں۔

اچھا؟ کونسے کالج میں؟

ادھر ہی ہے دی سکوپ کالج اس میں۔۔ پڑھائی ماحول کیسا ہے؟

ایک دم فٹ ہے یار۔ تو کیوں پوچھ رہا ہے؟

یار وہ اثیلہ کو بھی داخلہ دلوانا ہے۔ اچھا اچھا ہاں بھائی بہت اچھا ہے اسی میں دلوادو۔۔

اور تو سنا تیری۔۔

یار بس جاب ہی کی تو فکر ہے۔

کس چیز کی فکر بھائی؟ یار اکام بس بہت ہوتا ہے لیکن تنخواہ بس نہ ہونے کے برابر ہے۔

سائڈ پہ ہو کر چل بس کے نیچے آئے گا کیا؟

ارے نہیں تجھے جیل میں تھوڑی پہنچاؤں گا تیرہ ماسٹر کی ڈگری سے پہلے۔۔ ہاہاہا اچھا تو مجھ سے کھلی دشمنی کر رہا ہے تو۔ تو نہیں تو کیا چاہتا ہے اب پیچھے سے تلوار گھونسوں؟ نہیں نہیں آبان۔ وہ سامنے دیکھ شربت والا پیے گا؟ ہاں بھائی گرمی بہت ہے آجا۔

بھائی بھر کے برف والے گلاس میں دو گھونٹ شربت کے ڈال دو۔ دو گھونٹ؟ ہاں بھائی دو گھونٹ۔ جھلے دیکھ وہ ہنس رہا ہے تجھ پہ۔ نہیں بھائی گرمی اسکے سر پہ چھڑی ہوئی ہے آپ شربت بنا دو ٹھنڈا کر کے۔

یار قسم سے ان ٹیچروں نے دماغ کی دہی بنائی ہوئی ہے۔

سہی بات ہے یار۔ اسکو دیکھا ہے بڑے سے کالے چشمے والے کو؟

ہاہاہا کون سر امتیاز؟ تو اور یار بس عینک لگا کر اندھوں کی طرح دیکھتا ہے پڑھاتا ہے نہیں پھر اسے ٹیسٹ چاہے ہوتا ہے۔

ہاہاہا۔ مجھے میتھ سمجھ میں نہیں آتی اس عینک والے بابا کی۔

تو آفس میں بات کر ٹیچر چینج کرواتے ہیں۔ ہاں ہاں کالج والے تو ہمارے تابعداری میں بیٹھے ہیں کہ ہم جائیں اور۔۔ یار اتو جائے گا تو۔ اکیلے سے کچھ نہیں ہونے والا کلاس کے ایک گینگ کو تیار کر ساتھ درخواست دینے پہ۔

ابے ایک گینگ کیا پوری کلاس کے ساتھ پڑوسی کلاس والے بھی مان جائیں گے۔

چل تو ٹینشن مت لے کرتے ہیں کچھ عینک والے بابے کا شربت پی۔۔

تم لوگ یہاں کینٹین پہ ہو وہاں سر کی کلاس شروع ہے۔تو یہاں کیا کر رہا ہے پھر؟ میں تو پانی پینے نکلا تھا دیر ہو گئی تو کلاس میں نہیں گیا۔۔اچھا بیٹا کر دڑامہ تو۔۔ہاہاہا۔آج موڈ نہیں بن رہا کلاس لینے کا دوست۔

تو اپنے ساتھ ساتھ ہمیں بھی مروائے گا اگر ڈپٹی نے ہمیں دیکھ لیا تو۔تو دیکھ لے بھائی کے جی کلاس کے بچے تو نہیں ہیں ہم جو کلاس نہیں چھوڑ سکتے۔بیٹا بچہ نہیں ہیں لیکن یونیورسٹی والوں نے ہمیں چار سال کے گود لے لیا ہے۔

گھر والوں نے سوتیلی اولاد سمجھ کر ہم پہ یہ ظلم کیا ہے کیسے کر سکتے ہیں وہ۔۔

ابراھیم کہہ کر زور سے ہنسہ تھا جس پہ آبان اور اسکا دوست بھی قہقہ لگا کر ہنسنے لگے۔۔

ابے اب کلاس سے اپنے بیگ کیسے اٹھائیں گے؟ جب کلاس ختم ہو گی تب ہی۔۔ہاں لیکن ٹیچر بیگ ہمارے سٹاف میں نہ لے جائیں۔۔کیوں لے جائیں گے وہ؟

تجھے آج آفس سے گھر کے لیے کوئی ورک ملا؟ نہیں میں نے وہی پورا کر لیا تھا اور تم نے؟

میرا رہتا ہے وہ اب گھر جا کر کر لوں گا۔۔ابصار یار کوئی اور نوکری دیکھ۔اس میں زلالت اور ڈیپریشن ہے۔میں خود بھی اسی کوشش میں ہوں کوئی اور مل جائے۔تیرا وہ دوست جس کے پاس تو گیا تھا آج؟اوہاں اس کو بھی بول آیا ہوں کوئی نوکری ہو تو

بتائی۔پھر کیا کہتا ہے وہ؟بول رہا تھا کوشش کروں گا۔ایک کمپنی ہے دی گلوبل مارکیٹنگ۔کیوں نہ وہاں سی وی دے آئیں؟کہاں ہے یہ کمپنی؟

ابصار کا دوست اسکو پتہ بتانے لگا تھا۔۔

میرا بیٹا۔۔آج اتنی دیر کر دی واپس آنے میں ابصار؟گیٹ بند کرو اثیلہ گلی میں طرح طرح کے لڑکے کھڑے ہوتے ہیں۔جی امی جان۔ہاں جی امی جان آج تھوڑا آفس کے بعد ایک دوست کے پاس چلا گیا تھا بس اس لیے۔اچھا کوئی کام تھا؟جی کام کے سلسلے میں ہی کچھ بات کرنی تھی۔بھائی پانی!شکریہ اثیلہ۔بیٹھو تم بتاؤ کیا کرتی رہی ہو آج سارا دن؟بھائی بس گھر کے کام اور ٹی وی پی دیکھتی رہی ہوں۔آہاں۔۔اچھا ٹی وی پہ کیا؟ٹی وی پہ ڈرامہ ایک چل رہا ہے آج کل بہت اچھا ہے وہ دیکھتی ہوں۔اکیلے دیکھتی ہو یا اماں بھی ساتھ دیکھتی ہیں۔اماں۔۔اثیلہ نے ایک نظر ماں پہ ڈالی۔ہاں جی امی جان بھی کام کرتے چلتے پھرتے دیکھتی ہیں۔یہ تو بہت اچھی بات ہے مل کر دیکھا کرو امی جان کو بھی دیکھایا کرو۔جی بھائی۔بھائی؟ہاں بولو۔بھائی وہ کل رزلٹ آرہا ہے تو آپ مجھے ایڈمیشن کہاں دلوائیں گے؟

ہاں تمہارا ایڈمیشن کے بارے میں ہی آج کل کچھ کالجز کی انفارمیشن لے رہا ہوں جو اچھا ہو وہاں دلوائیں گے۔۔جی شکریہ بھائی۔کونسے سبجیکٹ میں ایڈمیشن لینا چاہتی ہو؟ بھائی ابھی میرا مائنڈ تو بائیو کیمسٹری کا ہے لیکن مارکس کو دیکھ کر ہی سہی فیصلہ ہو گا۔ انشاللہ اللہ کرم کرے گا پریشان مت ہونا۔جی بھائی۔بھائی آپ بہت اچھے ہیں۔ہاہاہا کمال تم میری تعریف کر رہی ہو؟جی بھائی وہ تو میں پہلے بھی کرتی ہوں۔پہلے کب کی؟ ابھی ہی تو کی ایک منٹ پہلے۔۔ہاہاہا بہت تیز ہوتی جا رہی ہو۔۔ابصار ہنسا تھا زور سے قہقہہ لگا کر۔۔

تم جانتی ہو انعم بھائی ماں گئے ہیں کالج کے لیے۔

جس کالج کے لیے؟میرا جو اندازہ ہے اس کے مطابق تمہارے بابا کے کالج میں ایڈمیشن دلوائیں گے۔ارے نہیں مجھے بھائی کی باتوں سے لگ رہا تھا وہ کسی اور اچھے کالج کی تلاش میں ہیں۔۔واؤ۔۔ہاں بس جلدی سے کالج شروع ہو جائے اور خوبصورت زندگی کا پہلا قدم رواں دواں ہو۔۔اثیلہ سکول سے نکل کر کالج یونیورسٹی کی رنگینیوں میں الجھنا میری ماما بولتی ہیں بہت مہنگا ہوتا ہے۔

افف۔۔ارے بابا میرا مطلب پڑھائی دوستیں گپ شپ ہلا گلا ہے۔۔اوپسسسسسس۔

جی ہاں

میں بہت خوش ہوں۔۔

لیکن میں چاہتی تھی کہ ہم سب دوستیں ایک ہی کالج میں آگے بھی ایڈمیشن لیں۔۔ ایسا کاش ہو سکتا انعم۔۔ لیکن سکول کے بعد سب دوستیں بکھر گئی ہیں ہیں۔۔ بلکل ایسے جیسے پاس سے موتی ٹوٹ کر بکھر جاتے ہیں کون کہا گیا کہاں گم گیا کہاں چھوٹ گیا اور کہاں کون اسکو اپنے ہار کے موتی کے لیے اٹھا کر لے گیا۔۔ سہی کہہ رہی ہو مجھے ان دنوں لگ رہا ہے جیسے قیمتی اشیاء کوئی گم ہو گئی ہو اور یہ کمی دوستوں کی ہی ہے۔۔ جو پل بھر میں بکھر گئی۔۔ ہمیں لگتا ہے سکول سے نکل کر آگے کی زندگی پڑھائی اچھی ہے لیکن جب بچپن کے دوست ہی آگے نہیں ہوں تو مجھے لگتا ہے ہماری مارکس کا کومپیٹشن کلاس مزاق ہر چیز ادھوری آور پھیکی ہے۔۔ رلاؤ گی کیا اب انعم؟ ارے نہیں میں تو یو سوچ رہی تھی وہ تمہیں بتا رہی ہوں۔۔

کاش۔۔ کاش۔۔ ہم نہ بچھڑتے۔۔

اچھا بہت دیر ہو گئی ہے میں سوتی ہوں۔۔ ہاں صبح بات کرتے ہیں گڈ نائٹ۔۔ اللہ حافظ۔۔

اللہ حافظ انثیلہ۔۔ کال بند کر کے انثیلہ نے موبائل تکیہ پہ پھینکا تھا رکھنے کے انداز سے۔۔

اللہ جی بس آگے سب اچھا اچھا کرنا اب آپ۔۔

پلیز۔۔اثیلہ ہاتھ باندھ کر کہہ کر لیٹ گئی۔۔

بابا؟آپ سوئے نہیں؟

نہیں بیٹا میں کچھ پیپرز چیک کرنے تھے بس وہی کر رہا تھا۔

اپکو کچھ چاہیے بابا؟ہاں بس پانی چاہیے تھا وہ میں لینے گیا تھا کچن میں۔مجھے آواز دے دیتے آپ بابا۔۔نہیں بیٹا تم آرام کرو ابھی اتنا کمزور نہیں ہوا میں کہ پانی نہ لے سکوں۔۔

ارے ایسا تو مت بولیں بابا اللہ آپ کو صحت دیں اور آپ کا سایہ ہم پہ سلامت رکھیں۔۔

آمین۔۔آبان نے اپنے باپ کا ہاتھ چوما اور انکے سامنے سے پیپر اٹھا کر سائڈ پہ کیے تھے۔۔

آپ آرام کریں بابا کافی رات ہو گئی ہے۔۔میرا باپ نے بن تو۔۔ارے بابا مزاق کر رہا ہوں۔۔ہاہاہا اچھا بیٹا دروازہ اور لائٹ بند کرتے جاؤ۔۔جی او کے بابا جان ہو گئی بند۔۔

شب بخیر۔۔

گڈ نا۔۔انگریز کی اولاد۔اوپس سوری بابا گڈ شب بخیر۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم لوگوں کے ایسی حرکتوں کی وجہ سے اردو آج اپنا مقام کھو چکی ہے کہ نسلوں کو اردو زبان کی نہیں آتی۔۔

سوری سوری بابا۔۔

آبان کہتا ہوا الٹے پاؤں باہر نکل گیا۔۔

ابصار ابصار سن؟

کیا ہے سونے دو۔۔ابے بھائی سن تو سہی۔۔ہاں بول سن رہا ہوں۔۔آنکھیں کھول تو۔۔سونے دے یار سن رہا ہوں تو بول۔۔سن۔۔میں باہر دوست آئے ہوئے انکے پاس جا رہا ہوں پچھلے دروازے سے ابا کو پتا نہ چلنے دی ابھی آتا ہوں واپس۔۔تو میری آنکھیں تو چھوڑ پہلے۔۔اچھا سوری۔۔یار آبان تو مروائے گا ابا نہیں اماں سے۔۔نہیں جا تو پلیز۔ابصار اب انکو کیا بولوں میری اماں جوتا اٹھا کر پورے گھر میں گھومائیں گی نہیں آسکتا۔۔ہاں بول دے۔۔کیا بچوں والی باتیں ہیں ابصار۔۔

بس میں جا رہا ہوں تو بس خیال رکھی۔۔اچھا جاؤ لیکن جلدی آنا فجر کی نماز پڑھنے کے لئے امی جان نے ابھی اٹھنا ہے۔۔ہاں ہاں معلوم ہے۔۔

آبان کہہ کر دبے پاؤں باہر نکلا۔۔

اتنی دیر کردی تونے آبان۔ہاں ہار ابصار کو اٹھاتے ٹائم لگ گیا۔تم لوگ سناؤ آج میری گلی میں آنے کی دعوت کس نے دی تمہیں؟

دعوت تو مت بول تو اور دعوت دے ہمیں؟ مذاق اچھا کرلیتا ہے۔

چل بیٹھیں کہیں۔۔

وہ سامنے مال کے پاس والی جم کھلی ہے وہاں چلتے ہیں۔ابے وہ تجھے بیٹھنے نہیں دیں گے۔

کیوں بھئی؟ وہ اس لیے بھئی کہ انکی قیمتی مشینیں ہوتی ہیں کہیں ڈاکا واکا پڑ گیا تو۔۔

افف کتنا ڈرپوک ہے تو آ چلو تم لوگ اپنے بھائی کا کمال دیکھنا ابھی۔۔

کتا۔کون کتا؟

تو مجھے بول رہا ہے۔آبان کا دوست غصہ والی آنکھوں سے اسکے گھور رہا تھا۔ابے نہیں وہ سامنے دیکھ گلی کے نکر پہ۔

کتا ہی ہے ہم سے چھوٹا ہے سنمبھال لیں گے۔ہاں ہاں اسے اپنے جبڑوں میں تمہاری ہڈی جکڑلی تو پھر تماشہ دیکھنے کا ہو گا۔۔

ہاہاہا۔کچھ نہیں ہوتا ڈیئر آجاؤ۔

تو اتنا چپ کیوں ہے حمزہ؟

چپ نہیں رہ سکتا کیا میں؟ رک سکتے ہو بھئی رہ سکتے ہو لیکن یہ جچتا نہیں تم پہ۔۔

اب ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟

دیکھ نہیں سکتا تیری طرف؟

دیکھ سکتا ہے بھئی تو اتنا آگ بگولہ کیوں ہے آج۔ہاں بھئی وقار تو بتا یہ اسکو کیا ہوا ہے؟ سیل ختم ہیں ایسے چارج ہونے والا ہے۔۔بتی بجھی بجھی اس لیے ہے تیری حمزہ؟

وہ بغیر کوئی جواب دیے راہ میں آتے پتھروں کو پاؤں سے اڑا کر آگے چل رہا تھا۔۔

صبح کا وقت تھا۔۔چاروں طرف ازانوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔چڑیوں کی چہچہاہٹ کے ساتھ آسمان پہ چاند ستاروں کی روشنی دھیمی پڑ رہی تھی۔۔

انیلہ چھت کی سیڑھیوں سے اترتی نیچے آرہی تھی جس کے قدموں کی گونج سنائی دے رہی تھی۔اسلام و علیکم امی جان۔

و علیکم السلام صبح بخیر بیٹے۔۔

صبح بخیر۔۔آپ کب اٹھی امی جان؟ابھی ہی بس آج آنکھ کچھ دیر سے کھلی۔اچھا کوئی بات نہیں طبیعت تو ٹھیک ہے آپ کی؟ہاں بیٹا میں ٹھیک ہوں تم نے نماز ادا کرلی؟جی امی جان کرلی ہے اوپر چھت پہ ٹھنڈی ہوا میں گئی تھی میں۔

بیٹا ایسے صبح سویرے چھت پہ اکیلے نہیں جاتے۔کیوں امی جان؟کیونکہ ایسے کوئی بھی چھت پہ موجود ہو سکتا ہے چور چکا۔جی امی جان میں خیال رکھوں گی اب۔۔

حسب معمول اثیلہ چائے بنانے چلی گئی تھی کچن میں۔۔اسکے ابا بھی قرآن کی تلاوت کر کے سب باہر آگئے تھے۔۔

آج تو پھر بیٹی اثیلہ کا رزلٹ ہے؟ہاں بس دعا کریں اثیلہ کے آبا کے نمبر اچھے ہوں کسی اچھی جگہ داخلہ ہو جائے۔۔

بہتر ہو گا سب انشاللہ۔

اوئچ۔۔امی جان۔۔اثیلہ نے شیخ ماری تھی اور زور سے ماں کو آواز دی۔کیا ہوا بیٹا؟وہ بھاگی تھی کچن میں اثیلہ کے پاس۔۔

ہائے ہائے یہ کیا ہو گیا اثیلہ کے آبا ادھر آئیں جلدی۔امی امی جان اسکو بجھائیں۔۔دوپٹہ اتار کر نیچے پھینکو جلدی سے۔

ماں نے اثیلہ کو آگ لگے دوپٹہ کو نیچے پھنکنے کا بولا۔

ارے اللہ۔یہ کیا ہو گیا۔

پانی کی بوتل دو مجھے۔یہ یہ لیں۔زیادہ پانی ڈالو۔

بجھ گئی ہے آگ۔۔اف کیا کرتی ہو اثیلہ تم۔سوری امی جان مجھے پتا نہیں چلا کب آگ لگی

دوپٹہ تو پھینک سکتی تھے نیچے۔خیال نہیں آیا امی جان۔

کچھ ہو جاتا تو میرے پلے پڑتی تم۔۔

انیلہ بیٹا جاؤ تم کمرے میں شاباش۔۔جی ابا۔

اور تم انیلہ کی ماں۔بچی سے پیار سے پیش آیا کرو کتنی دفعہ بولا ہے وہ بچی ہے ابھی اتنی سمجھ نہیں ہے تم ہر بات پہ اسکو کھانے کو دوڑتی ہو ماں ہو یا۔۔غصہ سے کہہ کر وہاں سے نکل آیا تھا انیلہ کے ابا۔۔

اٹھو انیلہ تمہارا رزلٹ آیا ہے نمبر دیکھو۔۔مجھے نہیں دیکھنے۔کیوں بھئی کیون نہیں دیکھنے؟بس دل نہیں چاہ رہا مجھے سونے دیں آپ لوگ۔۔کیا ہوا انیلہ؟بھائی اچھا بتائیں کیا نمبر ہیں۔پہلے چادر سے منہ سے اتارو۔

یہ دیکھو۔۔واؤ۔۔اتنے اچھے مارکس۔۔ہاں اتنے اچھے اور تم ایسے ہی منہ بنا کر چھپا کر لیٹی ہو۔۔اب بھائی مجھے کسی اچھے کالج میں ایڈمیشن مل جائے گا ناں؟ہاں انیلہ ضرور مل جائے گا۔۔اب اس خوشی میں کیا لو گی؟اممم۔۔مجھے پیزا کھانا ہے بھائی۔۔چلو آجاؤ پھر باہر جلدی سے تیار ہو کر۔۔

جی بھائی بس آئی میں۔۔

آج تمہارا پہلا دن ہے بیٹی کالج کا۔ایک طرف سے میں مطمئن ہوں کہ لڑکوں والا کالج نہیں ہے دل لگا کر پڑھنا اور کسی گندی عادت میں نہیں پڑھنا بس پڑھنے سے مطلب

رکھنا۔جی امی جان فجر نہیں کریں بلکل ایساہی کروں گی۔دھیان سے جانااورڈوپٹہ سر سے نہ اترنے دینا۔جی جی اوکے امی جان۔اللہ حافظ بابا۔اللہ حافظ بھائی۔۔دروازہ ٹھیک سے بند کرواوردوپٹہ اٹھاکر بائک پہ بیٹھنا۔جی جی بھائی اٹھاہی رہی ہوں۔بیٹھ گئ ہو چلیں؟جی بھائی چلیں۔۔

خوش ہو؟کس وجہ سے بھائی؟

ابصارنےاثیلہ سے پوچھا جس پہ اسنے الٹاسوالیہ انداز میں کہا۔میرامطلب کالج جارہی ہو خوش توہو؟جی بھائی بہت زیادہ۔اسکی خوشی اسکی آوازاورندازگفتگودونوں میں عیاں ہورہی تھی۔

اثیلہ کے ابا؟کیاسوچ رہی تھی میں کہ۔کیاسوچ رہی ہو۔۔یہی کہ بچہ جوان ہوگئ ہے اب رشتہ دیکھ کربات پکی کردینی چاہیے۔اتنی جلدی کس چیز کی ہے تمہیں؟بچی جوان ہو جائے تواسکے آگے کاسوچنے کی بیماری ماؤں کولگ جاتی ہے۔اطمینان رکھوابھی اسکی پڑھائی پوری ہوجائے وہ کچھ پڑھ لکھ کربن جائے توپھر سوچیں گے۔ارےاثیلہ کے ابا میری بات مانیں اب وہ دور نہیں رہا۔۔بیٹی کواتنا قابل توکردیناچاہیے کہ وہ آگے کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے نہ کسی کی محتاج ہو؟کس طرح کی محتاجی؟بیٹی اپنے گھر کی ہو

گی لڑکا کماتا ہو گا سب اچھا گزر جائے گا لڑکی کا پڑھنا لکھنا ضروری نہیں۔ تم سے بحث فضول ہے پہلے دور کی سوچ لے کر بیٹھی ہو اب وہ دور نہیں ہے

سوچ بدلو اور بیٹی کو کچھ پڑھ لکھ لینے دو۔۔

ہاں میں تو دشمن ہو لڑکی کی۔۔ سب دشمن ہی سمجھتے ہیں مجھے کچھ سکھاؤ مت۔ گھر باری مت سکھاؤ کام کاج مت سکھاؤ ڈانٹو مت۔۔ یہ نہیں کرو وہ نہیں کرو۔۔

آپ جانیں اور آپ کہ بیٹی میں تو دشمن ہوں ماں نہیں اسکی۔

ارے۔اب اسکو کون سمجھائے۔

اثیلہ کا باپ سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا۔اسی لمحے گیٹ پہ دستک ہوئی تھی جہاں باہر کوئی آیا تھا۔۔ ہیلو؟ ہائے۔ کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں؟ ہاں ضرور کیوں نہیں بیٹھیں۔۔اثیلہ نے اپنا بیگ اٹھا کر اپنی گود میں کیا تھا۔ کیسی ہو آپ؟ میں الحمدللہ آپ کہاں سے ہیں؟

۔۔

اوہ میم آگئی ہیں۔ چلو بعد میں بات کرتے ہیں ابھی کلاس لے لیتے ہیں۔ ٹھیک ہے

اثیلہ۔جی اریبہ۔

کالج کلاس کا پہلا دن تھا کلاس میں کافی تعداد میں لڑکیاں تھیں اور ٹیچر پہلے دن سب سے ہنسی خوشی گفتگو اور انٹرو لے رہی تھیں۔

آپ کھڑی ہو جاؤ۔جی میم میں ؟

اثیلہ نے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے جھجکتے کھڑے ہوتے بولا تھا۔جی جی بیٹا آپ۔
جی بیٹا تو آپ اپنا انٹرو کروائیں ؟جی میم اسلام و علیکم میرا نام اثیلہ ہے میں ابھی میٹرک
پاس کی ہے اور اب اس کالج میں ایڈمیشن لیا ہے۔اچھا تو اثیلہ آپ آگے کیا کرنا چاہتی
ہو ؟ میم انٹر پورا کر کے آگے انشاللہ ڈاکٹر کی فیلڈ میں جاؤں گی۔ڈاکٹر کی فیلڈ ہی کیوں
آپ نے چوس کی ؟ میم کیونکہ مجھے شروع سے ہی وائٹ کوٹ پہن کر آفس میں بیٹھنے کا
شوق ہے۔واؤ دا ٹس گریٹ۔اینڈ اپنے خوابوں کو حقیقت بنانے کی پلاننگز کیا کریں
آپ لوگ۔اس سے آپ لوگوں کو آئیڈیا ہوتا ہے کہ آپ لوگوں نے اپنا مقصد کیسے
حاصل کرنا ہے اور کتنی جستجو کرنی ہے۔

کلاس کی ٹیچر بچوں کو موٹیویٹ کر رہی تھی۔۔

کہ اتنے میں ایک لڑکی کھڑی ہو گئی۔اور ٹیچر سے مخاطب ہوئی۔میم ؟اسنے پکارا تھا۔
جی بیٹا؟میم میرا آپ سے ایک سوال ہے۔کیسا سوال ؟میم اگر ہم یہاں سے پڑھ کر
دنیاوی چیزوں میں گم جائیں اور اتنے حسین لمحات جنکو ہم کھو بیٹھے ہیں انسے ہاتھ دھو
بیٹھیں تو کیا ہمیں پھر سے وہ حاصل ہو سکتی ہیں ؟

بہت اچھا سوال ہے آپ کا بیٹا لیکن بات یہاں یہ ہے کہ آپ لوگ ایک ایسے زندگی کا موڑ مڑ چکے ہوں جہاں آپ کا بچپنا ختم ہوتا ہے اور آپ کے میچیور ہونے کی سٹیج ہے۔ سکول لائف سے کالج لائف میں آنے کے بعد اب بس آپ لوگوں کو سوچنا چاہیے کہ آپ نے اپنے ایم پہ نظر رکھنی ہے نہ کے بیڈ نیچر کے دوست بنائیں اور انکے صحبت میں پڑ جائیں۔

میم۔میں سمجھی نہیں آپکی بات۔

کیا یہ عجیب باتیں لے کر بیٹھ گئی ہے میم کے سامنے پہلے دن۔

اسکے دماغ میں کچھ سوالات ہوں گے وہ انہی کو کلئر کرنا چاہ رہی ہو گی شاید۔اثیلہ نے اریبہ کو دھیمی آواز میں جواب دیا۔

اپنی کلئیر نس کے چکر میں ہمارا تو پسینہ سکھا رہی ہے۔

اریبہ بڑبڑائی تھی۔

اچھا چلو اب کلاس اینڈ ہو گئی ہے باہر چلتے ہیں کچھ کھانے۔

میں نے نہیں کھانا تم کھا آؤ۔

ارے نہیں ڈیئر ایسے کیسے؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آؤ سارا کالج گھوم کر آتے ہیں اور بہت باتیں کریں گے تمہیں مزا آئے گا اتنی بھی بورنگ نہیں ہوں میں۔اریبہ نے کہا تھا

نہیں اب ایسا تو میں نے بھی نہیں بولا۔۔

نہیں بولا تو پھر آؤ باہر چلیں۔

اچھا بابا چلو۔بابا نہیں اریبہ چلو۔اریبہ نے شرارتا بولا۔۔

اسلام وعلیکم امی جان۔۔کیسی ہے آپ؟میں ٹھیک تم کب آئی؟ابھی جب آپ روٹیاں بنارہی تھی۔کیسا گزرا تمہارا آج کا دن؟

بہت اچھا امی جان۔سب کچھ بہت اچھا تھا ٹیچرز کلاس فیلوز سب۔ماشاءاللہ۔۔جی ماما جان کوئی کام ہے تو مجھے بتائیں کرنے کا؟سارے کام نپٹا لیے میں نے بس یہ آخری روٹیاں بنا رہی ہوں تم جا کر فریش ہو جاؤ پھر آ کر کھانا کھالو۔جی ٹھیک ہے امی جان لیکن اب شام کا کوئی کام آپ نہیں کریں گی میں کروں گی۔۔انیلہ کہتی کچن سے گاجر منہ میں ڈالتی نکل گئی

سب آکر کھانا کھالو کھانا لگ گیا ہے۔۔آبان ابصار بھائی آجائیں بابا انتظار کررہے ہیں۔

ابصار تو بھی نہیں آیا گھر۔آبان کمرے سے باہر نکلتا بازو اوپر کرتا بولا

۔ابھی تک خیرت ؟اسکو فون کرو۔میں نے فون کیا ہے لیکن وہ اٹھا نہیں رہا۔اچھا خیرت ہوگی کچھ کام میں مصروف ہوگا۔جی امی جان۔۔آبان ماں کے ساتھ والی کرسی پیچھے کر کہ اس پہ بیٹھ گیا تھا۔۔تم بتاؤ کالج کا دن کیسا رہا انیلہ ؟بہت اچھا بھائی۔آہاں۔۔ اچھا

آبان انیلہ پہ سرسری نگاہ ڈالے پلیٹ کی طرف لپکا تھا۔۔

بارش کا موسم ہوگیا ہے لیکن مجال ہے جو کسی نے کپڑے اتارے ہوں چھت سے جا کر۔

مجھے ہی جانا پڑے گا۔۔یہ بچے پڑھائیوں میں مصروف ہوجائیں تو انکوارد گرد کے کام کاج زمیداریاں یاد ہی نہیں رہتی۔۔

افف میری ٹانگیں۔۔کیسی ہو بہن ؟میں تو ٹھیک ہوں تمہارا کیا حال ہے ؟

میں بس بیماریوں میں۔بہن

اللہ رحم رحم کیا ہوگیا ہے ؟

ارے بہن بس یہ جوڑوں کا درد اور جوان بچیوں کے گھروں کی ٹینشن ماوں کو دوہری مشکلات میں ڈالتی ہیں۔۔

یہ تو ہر ماں کی ٹیشن ہے بہن

تم نے اپنی بیٹی کا رشتہ کر لیا ہے؟

نہیں بہن ابھی کہاں ابھی تو کل وہ کالج میں ایڈمیشن لے آئی ہے۔

ہائے ہائے کالج میں پڑھانے کی کیا ضرورت ہے بس اس قابل ہی کرنا چاہیے بچیوں کو کہ صحیح غلط کے تمیز ہو۔

سہی کہتی ہو لیکن اس کے باپ بھائی اسکو آگے ابھی پڑھانا چاہتے ہیں

تو تم اپنے بیٹے کا رشتہ پکا کر دو کہیں۔۔ارے

ابھی وہ بھی شادی نہیں کرنا چاہ رہا

اثیلہ کی اماں زور زبردستی سے شادی کروانی پڑتی ہے ورنہ تو بچے خود کر آتے ہیں یا کبھی زندگی میں کرتے ہی نہیں تم اپنے پوتوں کو ہاتھ میں کھلانا نہیں چاہتی کیا۔۔

۔ہمسائے کی نے سیڑھیاں چڑھتا دیکھ کر اثیلہ کی ماں سے سلام دعا کی تھی

ماما؟ ماما کہاں ہیں آ بان؟ ماما سیڑھیوں پہ کھڑے آنٹی ندرت سے باتیں کر رہی تھیں

وہی ہوں گی۔ آنٹی ندرت؟ افف میرے خدایا وہ پھر سے چار باتیں امی جان کو لگا دیں گی اور پھر امی جان غصہ ہوتی رہیں گی۔۔

اب جاؤں سیڑھیوں پہ امی جان کو بلانے یا مت جاؤں ؟رہنے ہی دیتی ہوں مجھے دیکھ کر انٹی اور بولیں گی۔اثیلہ بڑبڑاتی کمرے میں واپس آگئ تھی۔

جی خالہ امی جان ابھی آنٹی سے بات کر رہی ہیں وہ آجائیں اندر تو میں آپکی بات کرواتی ہوں۔یاد سے کرانا بہت ضروری بات ہے۔۔جی ٹھیک ہے خالہ

اثیلہ ؟بابا۔

جی بابا آئی۔۔اثیلہ مجھے ایک کپ چائے بنادو۔جی اچھا آبان بابا کی بات سن کر بنادیتی ہوں۔اور ہاں چینی پلیز زیادہ مت ڈالنا تم شوگر کرواؤ گی مجھے۔۔آبان آپ ایسے بول رہے ہیں کبھی تو ایسا ہو ہی جاتا ہے۔۔کبھی نہیں ہر وقت۔۔

آبان ہنسا تھا۔۔

یہ لو تمہاری چائے۔شکریہ بہنا۔

آبان مجھے رجسٹر اور کچھ چیزیں چاہیے وہ مجھے لادو۔بتاؤ کونسی چیزیں ہیں۔۔آبان ؟

ہاں بولو۔آبان کالج میں آکر زندگی بدل جاتی ہے کیا؟

نہیں ایسا کس نے بولا ؟وہ میم آج بول رہی تھیں کہ آپ جس وقت سے نکل آئے وہ واپس نہیں آسکتا۔کہتی تو ٹھیک ہیں۔لیکن انکے کہنے کا مطلب تھا کہ زندگی میں بہت دشواریاں امتحان میٹرک سے نکلنے کے بعد شروع ہو جاتے ہیں۔اثیلہ دیکھو جیسے ہم

چھوٹے ہوتے ہیں تو خود نہیں چل سکتے ہمیں ماں باپ انگلی پکڑ کر چلنا سیکھاتے ہیں وہ ہماری انگلی پکڑتے ہیں تو ہم چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانا شروع کرتے ہیں بلکل اس لائف میں آکر ہمیں ہر قدم وہ آسان ہے مشکل ہے خود اٹھانا ہوتا ہے چاہے اس قدم اٹھانے سے کیچڑ سے ہمارے پاؤں گندے ہو جائیں لیکن آگے بڑھنے کے لیے وہ اٹھانا ہی ہوتا ہے اپنے بلبوتے پہ۔۔

اتنی مشکل بات لے گئے ہو آبان۔

آجائے گی سمجھ۔آبان تم کیا چاہتے ہو تمہاری بہن کے پاؤں کیچڑ سے گندے ہوں؟

ارے نہیں بابا میرا مطلب تھا کہ سیکھتی جاؤں گی جیسے جیسے زندگی میں قدم اٹھاؤ گی۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں نماز پڑھ لوں اب تم بھی پڑھ آؤ ورنہ بابا کو بولوں گی۔

آئی بڑی بابا کی چمچی۔۔

ہاہ بابا کی چمچی؟ایسے بولتے ہیں بابا کے بارے میں؟

ہاں بولتے ہیں جب بہنیں تم جیسی دشمن ہوں۔۔

ہہہ۔

اثیلہ وہاں سے پاؤں پٹختی چلی گئی تھی

اریبہ کی کال؟اسکو نمبر تو نہیں دیا تھا میں نے۔۔موبائل پہ نمبر چمکتا دیکھ کر اثیلہ نے کمرے میں آکر کال اٹینڈ کی تھی۔۔اثیلہ کل کالج آرہی ہو؟انشاللہ ارادہ تو ہے کیوں خیریت؟

ہاں بلکل کل بہت ساری باتیں کریں گے میں کچھ اداس ہوں تو سوچا تم سے بات کر کے دل ہلکا کروں۔۔کیا ہوا اریبہ سب ٹھیک تو ہے؟سب ٹھیک تو نہیں لیکن کچھ ٹھیک ہے۔بتاؤ کیا ہوا؟

نہیں ابھی بتانے کی نہیں ہے صبح کالج جلدی آنا پھر تمہیں بتاؤں گی۔۔پریشان مت ہونا اریبہ کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔

جی امی جان؟بیٹا آکر دودھ کے گلاس اپنے بھائیوں کو دو۔۔

اریبہ سے بات کرتے دروازہ پہ دستک ہوئی تھی۔۔جس پہ اثیلہ چونکی تھی۔۔آئی امی جان۔اچھا اریبہ صبح ملتے ہیں ابھی امی جان بلا رہی ہیں۔۔

کس سے بات کر رہی تھی تم؟اریبہ کی کال تھی۔کون اریبہ؟

ماما دوست ہے۔ڈھنگ کی دوستیں بنایا کرو۔جی امی جان۔مجھے وہ بادام اٹھا کر دو۔

جی؟میں نے بولا بادام اٹھا کر دو۔

یونیفارم استری کر لیا ہے تم نے؟

ہاں بس ابھی کیا ہے اور تم نے؟

میں صبح ہی کروں گی۔۔میں بہت خوش ہوں کہ کل کالج یونیفارم پہننا ہے۔۔ہاہاہا۔

بچی ہو تم؟اس میں ایسی کونسی بات ہے؟

نہیں نہیں کچھ نہیں۔۔انیلہ اریبہ سے بات کرتی کرتی سوگئی تھی۔موبائل کی روشنی چمکتے چمکتے اب بجھ چکی تھی

اسمبلی نہیں لینی۔کیوں اریبہ؟یارامیرا دل نہیں ہے۔پرنسپل کے پاس شکایت جائے گی اٹھو۔انیلہ تم جاؤ۔نہیں میں تمہیں ساتھ لے کر جاؤں گی اٹھو تم۔

اب بتاؤ کیا ہوا؟تم حل کرسکتی ہو میری پریشانی کو؟

کوشش کرسکتی ہوں۔وعدہ کرو تم مجھے غلط نہیں سمجھو گی۔اچھا نہیں سمجھتی وعدہ رہا۔

میرا ایک دوست ہے اور وہ مجھ سے خفا ہے۔دوست؟کیانام ہے دوست کا کہاں رہتی ہے؟

رہتی نہیں انیلہ رہتا ہے۔

لڑکا؟انیلہ نے چونکنے والے انداز میں ایک نظر اریبہ کو دیکھا تھا۔

وہ مجھ سے ناراض ہوگیا ہے میری چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے۔آخر بات کیا ہوئی تھی؟

میں کچھ دوستوں کے ساتھ باہر لنچ پہ گئی تھی جس میں لڑکے بھی تھے یہی بات اسکو ناگوار گزری ہے۔اب اسکا حل کیا ہے؟

میں نہیں جانتی انیلہ میں بہت پریشان ہوں میں اس نے بغیر نہیں رہ سکتی۔ایسے مت بولو اریبہ میں تمہاری مدد کرناچاہتی ہوں لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہی کیسے کروں؟

تم اسکو ملنے جاسکتی ہو؟

اریبہ منہ پھٹ کے بولی تھی۔۔

ایسے کیادیکھ رہی ہو؟

نہیں ایسانہیں ہوسکتااریبہ پلیز۔تم میری مدد کرنانہیں چاہتی یامجھے سکون میں نہیں دیکھناچاہتی؟

انیلہ دوستیں کام آتی ہیں دوستوں کے۔آتی ہیں لیکن میں ایساکوئی قدم نہیں اٹھاسکتی اریبہ سمجھو۔۔

تم مجھے۔۔اچھاٹھیک ہے مت کروکچھ۔۔

اریبہ نے منہ بنائے ناراضگی کااظہار کیا۔اچھاناراض مت ہوتم میری اچھی دوست ہو اس لیے تمہارے لیے یہ قدم میں اٹھالوں گی۔۔سچی؟ہاں سچی۔تھنک یوسوچ انیلہ۔۔

تم مجھے اسکانمبر دواورلوکیشن بھی۔۔

ٹھیک ہے میں گھر جا کر سب سے پہلے تم سے شیئر کرتی ہوں۔۔

خوش رہو۔۔اسکو ہنستا دیکھ کر اثیلہ بولی تھی۔۔

میں آج ہی کالج سے واپسی پہ جاؤں گی۔۔اثیلہ تم تیار ہو؟

تیار ہوں تمہاری خوشی کے لیے اریبہ۔۔دھیان سے جانا اور اسکو راضی کر کے ہی آنا۔۔

انشاللہ ٹینشن مت لو۔۔

مجھے پہنچ کر وہاں بتا دینا یہ رکشہ والا تمہیں سیدھا وہی لے کر جائے گا۔۔ڈانٹ وری اریبہ۔۔

میڈم آپ اکیلی ہیں؟ جی بھائی

آپ نے کہاں جانا ہے؟ بھائی جس ایڈریس پہ میری دوست نے اپکو بولا ہے وہیں مجھے پہنچا دیں۔۔

جی اچھا بہن۔۔

رکشہ میں بیٹھی وہ چاروں طرف کا نظارہ کرتی اپنے رستہ پہ گامزن تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اثیلہ تم گھر نہیں پہنچی؟جی بابا ابھی کالج میں کچھ دیر ہے اس وجہ سے تھوڑی دیر لگے گی۔بھائی تھوڑا جلدی لے چلیں۔۔

بہن ایک بات بولوں؟کبھی کسی غلط پہ بھروسہ مت کرنا چاہے وہ دوست ہو یا قریبی ساتھی۔

جی بھائی سمجھ گئی۔۔

بس روک دیں۔پیسے؟آپ کہیں تو میں یہی رک جاؤں؟

نہیں بھائی آپ جائیں اب۔

ایک بڑی سی بلڈنگ نما عمارت جس میں کام ابھی جاری تھی بلکل سنسان اور خالی پڑی تھی۔۔دور دور تک کوئی انسان نہیں تھا۔۔

سامنے ایک مزدور ریت ٹرالی میں ڈال رہا تھا۔۔

بھائی؟ہیلو بھائی؟

جی؟بھائی مجھے زیاج سے ملنا ہے۔

کس سے؟زیاج

اچھا اچھا زیاج بھائی وہ اندر ہیں آپ دیکھا اندر جا کر اوپر کی منزل چڑھ جائیں اور بائیں طرف کے دوسرے کمرے میں چلی جائیں۔۔

جی شکریہ۔۔

اتنی سنسان جگہ ہے دیکھ کر لگتا ہی نہیں یہاں کوئی انسان رہتا ہے۔۔ پاؤں کانپتے ہاتھوں کو ڈر کے مارے مڑورتی دوپٹہ سیٹ کرتی وہ اس کمرے کے باہر پہنچ گئی تھی۔۔

کون؟ جی میں اثیلہ۔ اندر آجاؤ۔

کیسے آنا ہوا؟ لمبا قد ہلکی داڑھی سفید رنگ کی شرٹ اور بلک پینٹ پہنے۔۔ کلائی پہ چمکتی مہنگی گھڑی۔۔ بال سیٹ کیے ہوئے لڑکا اثیلہ کے آگے کھڑا ہو گیا تھا۔۔

جی اثیلہ؟ آپ کو جاب چاہیے؟

نہیں نہیں۔ میں دوست ہوں اریبہ کی۔۔ اریبہ کی دوست؟

جی۔ آپ یہاں خیریت سے؟ جی وہ کچھ بات کرنی تھی مجھے آپ سے۔ آپ بات فون پہ بھی کر سکتی تھی۔ اثیلہ چونکی تھی۔

جی لیکن مجھے یہ خیال نہیں آیا تھا۔۔ اچھا آئیں بیٹھیں۔۔

کیا لیں گی ٹھنڈا گرم؟

پانی چاہیے۔ اثیلہ نے بغیر شرم کے بولا۔ اہان۔۔ لگتا ہے کافی گرمی سے آئی ہیں۔ جی۔

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔جی بولیں اثیلہ۔۔آپ اریبہ سے ناراض کیوں ہیں؟
یہ بات آپ کو اریبہ نے بتائی ہماری لڑائی کی؟جی وہ بہت پریشان ہے آپکی وجہ سے۔
ٹھیک ہے ٹھیک ہے لیکن اسکو خود آنا تھا آپکے ساتھ ہیں ناں؟جی آنا چاہیے تھا۔۔اثیلہ
ایک بار پھر شرم کے مارے آنکھیں نیچے کر چکی تھی کہ وہ اتنی احمق کیسے ہو سکتی ہے۔
آپ اس سے ناراض مت ہوں وہ اپکو بہت چاہتی ہے۔دیکھیں اثیلہ آپ ایک اچھے
گھرانے کی لگ رہی ہیں مجھے اس لیے یہ بات آپ کو زیب نہیں دیتی وہ آئے دن ایسی
حرکتیں کرتی ہے جس کو میں برداشت نہیں کر سکتا۔لیکن وہ آپ سے محبت کرتی
ہے۔محبت میں کسی اور کی باہوں میں بیٹھنا تصویریں کھانا کھانے کا رواج ہے؟
ہونا تو نہیں چاہے لیکن وہ صرف ایسے دوست ہیں۔ہاہاہا۔آپ بہت بھولی ہیں اثیلہ۔
آہاں آپ کا دوپٹا اتر رہا ہے۔۔اوپس۔۔شکریہ مجھے پتا نہیں چلا۔۔
آپ ریلیکس رہیں اب آپ نے اتنا سفر کیا ہی ہے تو میں اس سے بات کروں گا۔۔
شکریہ زیاج بھائی۔بھائی؟ارے بھائی مت بولو تمہاری ہم عمر ہوں۔۔
اچھا میں اب چلتی ہوں۔بیٹھیں کچھ دیر؟نہیں بہت دیر ہو رہی ہے گھر پہنچنا ہے۔اثیلہ
گھبرائیں مت۔۔آپ کہیں تو میں چھوڑ دوں آپ کو؟نہیں میں چلی جاؤں گی۔اچھا

رکیں اپکو رکشہ سواری یہاں سے نہیں ملے گی میں اپکو کچھ آگے تک کر دیتا ہوں۔جی

مہربانی۔

اثیلہ کہہ کر کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی زیاج بازو سیٹ کرتا میز سے چابی اٹھا کر اثیلہ

کے آگے آگے چلنے لگا تھا۔۔

ویسے آپ نے اپنی دوست کے لیے اتنا کچھ کیا یہاں تک آئی ہیں کب سے دوست ہو

آپ؟میں؟

جی آپ۔ابھی بس کالج سے ہی۔

واؤایسے دوستیں بہت کم ملتی ہیں ویسے۔۔جی چلیں دیر ہو رہی ہے۔اوکے مس

اثیلہ۔۔

لیں ہو گئی گاڑی سٹارٹ۔۔

شکریہ۔۔آپ اتنا شکریہ کیوں بولتی ہیں؟زیاج نے واپس ایک اور سوال کیا تھا جس پہ

اثیلہ نے کوئی جواب نہ دینا سمجھداری سمجھتی تھی۔

بس آپ یہیں روک دیں۔کیوں؟

میرا کالج واکارو ڈ ہے بس میں یہاں سے رکشہ پکڑ لوں گی۔۔ارے رکیں تو سہی گاڑی

فٹ پاتھ پہ لگانے دیں پھر اتریے گا۔۔

کار کو گھما کر وہ فٹ پاتھ کے ساتھ لے آیا تھا۔جی اب آپ جا سکتی ہیں۔اثیلہ اور زیاج کی نظریں ایک منٹ کے لیے ملی تھیں۔جی شکریہ لیکن یہ دروازہ نہیں کھل رہا۔۔ہاہاہا اچھا مجھے لگا آپ میری آنکھوں میں کھو گئی ہیں۔۔نہیں پلیز یہ کھول دیں۔سوری لاک لگا دیا تھا اس لیے نہیں کھل رہا آپ تھوڑا پیچھے ہوں میں لاک اوپن کرتا ہوں۔

ہاتھ بڑھا کر زیاج نے اثیلہ سے اپنا ہاتھ بچاتے دروازہ کھول دیا تھا۔اثیلہ کا سانس جیسے سوکھ گیا ہو۔بہت بہت نوازش اور امید کرتی ہوں اب آپ میری سہیلی کا امتحان نہیں لیں گے۔

جی حضور جیسا آپ کا حکم۔۔

زیاج نے ہلکی مسکراہٹ کرتے سر ہلا کر بولا جس کے بعد اثیلہ گاڑی سے اتر تی فٹ پاتھ پہ سہنا دوپٹا سیٹ کر کے رکشہ والے کی راہ تکنے لگی تھی جو اسکو گھر تک چھوڑ آئے۔۔

تپتی دھوپ آگ برستا سورج آب و تاب سے چمک رہا تھا۔پسینہ بارش کے قطروں سے زیادہ مقدار اور سپیڈ میں بہہ رہا تھا

روڈ پہ بے تحاشہ رش تھا ٹریفک ایسی کہ رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

آخر کار اثیلہ کے پاس ایک رکشہ ڈرائیور آکر رکا تھا جس میں وہ بیٹھ کر گھر کی طرف رواں دواں ہوئی تھی۔۔

اسلام وعلیکم امی جان۔

وعلیکم السلام آج دس منٹ لیٹ ہو؟اسنے سوالیہ پوچھا تھا۔جی امی جان ٹریفک بہت تھی اس لیے۔اچھا جاؤ چینج کرلو اور شربت رکھا ہے فریج میں وہ پی لو پہلے گرمی بہت ہے اورہاں آئندہ اتنی لیٹ نہیں ہونا۔

جی اوکے امی جان۔

بیگ صوفہ پہ پھینکتی کمرے میں آکر اسنے دروازہ بند کرلیا تھا جلدی جلدی دوپٹہ اتار کر اسنے موبائل نکالا تھا پرس سے اور اریبہ کا نمبر ملا کر فون کان پہ رکھا۔۔کال جا رہی تھی لیکن کوئی اٹھا نہیں رہا تھا۔۔

اگلے ہی سینکڈ کال اٹینڈ ہوگئی تھی۔ہیلو اریبہ ؟اثیلہ کہاں پہنچی تم ؟میں تو گھر آگئی ہوں تم کالج کا بتاؤ کوئی میرے متعلق سوال تو نہیں ہوا؟ارے نہیں میم نے آج کوئی کلاس لی ہی نہیں تمہارے جانے کے بعد۔

شکر اللہ کا۔تم مل آئی اس سے؟

ہاں مل آئی ہوں مسئلہ حل ہو گیا ہے وہ اب تم سے رابطہ کر لے گا اللہ نے چاہا تو۔اللہ تو چاہتا ہے وہ بھی تو چاہے۔ڈانٹ وری وہ بھی ہو گا۔تمہاری سانس پھولی ہوئی کیوں ہے؟بہت گھبرا گئی تھی میں اور سبھی بھی باڈی آؤٹ آف کنڑول ہے ڈر خوف سے۔۔ ریلیکس کرو اثیلہ تم اور ہاں شکریہ بہت بہت تمہاری جیسی دوست اللہ ہر ایک کو دے۔۔دوست کا اتنا حق تو بنتا ہے اثیلہ نے واپس جوابا کہا تھا۔۔اللہ تو نے ہی حفاظت کی تیرا لاکھ شکر ہے۔۔

اثیلہ شکر اللہ کر رہی تھی سکون کا سانس لے کر۔۔تم اس قدر کیسے ہو سکتی ہو؟کیا کیسے ہو سکتی ہوں؟تم نے اس بچاری لڑکی کو میرے پاس اکیلے ہی بھیج دیا؟تو اور کیا کرتی تمہیں ہی۔۔مجھے ہی کیا؟ارے کچھ نہیں جاؤ بعد میں بات کروں گا میرا خون کھول رہا ہے۔۔زیاج؟اریبہ کے کہنے سے پہلے دوسری طرف سے کال کٹ گئی تھی۔۔

اثیلہ بیٹا اپنے بابا کے کپڑے استری کر دو۔جی امی جان۔۔

تم اتنی سہمی ہوئی کیوں تھی اثیلہ؟آ کب؟جب تم کالج سے واپس لوٹی؟نہیں ماما ایسا کچھ نہیں بس گرمی کی وجہ سے۔۔سچ میں امی جان۔۔گھورتی نظروں سے بچنے کے لیے اثیلہ نے دھڑپ سے بولا۔اچھا تم کپڑے استری کر و میں ساتھ گھر والی آنٹی کو کمیٹی دے آؤں۔۔

www.neweramagazine.com

Email: Neramag@gmail.com

جی ٹھیک امی جان۔میرا دوپٹہ لا کر دو۔امی جان کہاں ہے؟وہیں کبڈ میں ہوگا۔

رات کا اندھیرا چاروں طرف پھیل چکا تھا۔ستاروں کے جھرمٹ بھی آسمان پہ چار چاند لگا رہے تھے۔چاند ستاروں میں چمکتا الگ ہی چاندی بکھیر رہا تھا۔۔نماز ادا کر کے اثیلہ چار پائی پہ لیٹی ستاروں کو تک رہی تھی۔۔نا جانے کیوں آج اسکو نیند آ رہی تھی کروٹ بدلتی اچانک اسکی نظر اپنے موبائل پہ پڑی تھی جہاں انجان نمبر کی کالز شو ہو رہی تھی۔

یہ کس کا نمبر ہے؟اسنے حیران پریشان ہوتے موبائل اٹھایا تھا

ایک بار پھر کال سے فون کی لائٹ جل اٹھی تھی۔۔

ہیلو؟ہیلو آپ اثیلہ؟آواز جانی پہچانی نہیں تھی۔

جی آپ کون؟میں زیاج۔۔زیاج آپ؟آپ کے موڈ میرا نمبر؟

ہاں بس آ گیا۔آپ نے اس وقت کال کیوں کی؟اپکو یہ بتانے کے لیے کہ میں نے اریبہ سے بات کر لی ہے اب تو آک خوش ہیں؟

جی شکریہ اب میں کال رکھتی ہوں۔۔ارے نہیں نہیں کال رکھنے کے لیے فون تھوڑی کیا ہے بات کرنے کے لیے کیا ہے۔لیکن میری ماما بہت سخت ہیں وہ میری پڑھائی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چھڑوا دین گی آپ نے بات کرنی ہے تو میسج پہ آجائیں؟ جی ٹھیک ہے انیلہ جیسا آپ کہیں۔۔

دماغ کے خلیات میں ہزاروں خیلات امنڈ رہے تھے ہزاروں باتیں ایسی تھی جو کچھ ٹائپ نہیں کرنے دے رہی تھی میسج۔۔

اگلے ہی لمحے ایک اور میسج ریسیو ہوا تھا جس سے روشنی اسکے چہرے پہ پھیلی تھی اور ایسے ہاتھ موبائل کی سکرین پہ ہی جمے ہوئے تھے جو چاہ کر بھی ٹائپ نہیں کر رہے تھے۔

میں سو رہی ہوں اللہ حافظ !

یہ کیا کہہ رہی ہو؟ مجھے سونا ہے لیکن تم۔۔اچھا ٹھیک ہے سو جائیں آپ گڈ نائٹ !

زیاج کا میسج آیا تھا جس کو پڑھ کر انیلہ بغیر کوئی جواب چھوتے تکیہ منہ پہ رکھے آنکھیں موندھ چکی تھی۔۔

میں کیا کرو اب؟ بات کرنی چاہئے یا نہیں؟ لیکن وہ اریبہ کی محبت ہے میں اپنی دوستی کا گلہ کیسے گھونٹ سکتی ہوں محض اس شخص کے لیے جس سے میں صرف آج دس منٹ کے لیے ملی ! اریبہ کو بتاؤں گی صبح یہ اچھا رہے گا ابھی سوتی ہوں۔۔

بات ہوئی تمہاری اثیلہ سے ؟ہاں میسج چھوڑا ہے انسے میرے لیے۔کیسا میسج ؟اریبہ نے سوالیہ میسج کیا تھا

یہی کے مجھے سونا ہے گڈ نائٹ !

ہنسنے والے ایموجی کیوں بھیج رہی ہو؟ کیونہ مجھے تمہاری حالت پہ ہنسی آرہی ہے۔ارے واہ تم کسی لڑکے کو بدھو بنا کر ہنستی بھی ہو چھوٹا ڈرامہ کر کے ؟کم ان زیاج ڈرامہ نہیں حقیقت۔تم مجھے چاہتی ہو؟چاہتی اب تو نہیں لیکن کسی وقت میں چاہتی تو تھی ناں ؟ ..

بہت۔۔ہو تم اریبہ۔۔

اچھا میں اب کالج کے لیے نکل رہی ہوں ہاں ائے۔۔واہ تم بھی اس مولی کی بھجیا میں پک رہی ہو؟واہ واہ۔۔کیا ہوا ایسا کیوں؟کیونکہ تم بھی اسی مولی کی زبان بول رہی ہو کہ بائے۔۔ہاہاہا۔۔زیاج کے ویڈیو کال پہ کہنے کے انداز پہ اریبہ ہنسی تھی زور سے

اریبہ ؟جی ماما؟تم آج کالج نہیں جاؤ۔کیوں ماما؟کیونکہ تمہیں دیکھنے کچھ رشتہ والے آرہے ہیں۔کم آن ماما رہنے بھی دیں آپ ان رشتہ شادیوں کے عذابوں کو۔

ایسا نہیں بولتے کمبخت لڑکی قسمت روٹھ جاتی ہے۔سچی ماما؟واؤ پھر تو قسمت بہن میرے سر سے یہ رشتہ شادی کا مسئلہ ختم کردے۔۔آسمان کی طرف دیکھ کر آمین کہتی

اریبہ باہر چل دی تھی۔۔بگاڑ کر رکھ دیا ہے تمہارے باپ نے تمہیں۔ایک نہیں سنتی یہ لڑکی جو ایک سن لے۔۔

باجی؟جی باجی؟باجی گاڑی میں کچھ پٹرول کہ مقدار کم ہے پٹرول پمپ پہ رکنا پڑے گا۔

تو رک جاؤ۔بی بی آپ کو کالج سے دیر ہو جائے گا۔دیر ہو نہیں جائے گا ہو جائے گی نواز انکل۔

جی جی۔اچھا بھر والیں آپ کوئی مسئلہ نہیں۔

اریبہ نہیں آئی ابھی تک؟

نہیں ابھی تک تو نہیں پہنچی۔اوہ پتا نہیں کیوں نہیں پہنچی پوچھتی ہوں۔۔ہاں بیٹھ جاؤ پہلے انیلہ۔ہاں بیٹھتی ہوں۔

بہت دوستی ہو گئی ہے تم دونوں دوستوں میں؟ہاں خیالات ملتے ہیں ہاتھ ملنے کے ساتھ یقین کی دوریاں جڑتی ہیں ایک دوسرے کے ساتھ تو دوستی گہری بھی ہو جاتی ہے۔

انیلہ نے کال اریبہ کو ملا کر فون کان پہ رکھے بولا تھا۔۔

ہیلو اریبہ؟کہاں پہنچی تم؟ارے یار اگاڑی کا پٹرول ختم ہو گیا تھا اسی میں دیر لگ گئی ہے۔

اچھا ٹھیک ہے جلدی پہنچو میم آگئی ہیں۔

اثیلہ ؟ یہ آپ کس سے بات کر رہی ہیں ٹیچر کی موجودگی میں ؟ میم وہ دوست کو کال کی تھی۔ دوست کو کال کلاس سے باہر جا کر کرنی چاہیے نہ کے کلاس میں کچھ مینرز ہوتے ہیں۔

سوری میم۔

میم۔ سیٹ ؟ کلاس کے دروازہ میں کھڑی اریبہ نے ہلکی مسکراہٹ ٹیچر کو دیکھ کر کرتے اپنی کرسی کی طرف اشارہ کیا تھا جیسے وہ کرسی پہ بیٹھنے کلاس میں آنے کی اجازت طلب کر رہی ہو۔

تو یہ ہے تمہاری سہیلی ؟

ٹیچر نے اثیلہ کی طرف گھورتی نظروں سے دیکھ کر طنزیہ بولا تھا

سوری میم۔

جا کر بیٹھو اپنی سیٹ پر اور جلدی آیا کرو۔ چاروں طرف بیٹھی لڑکیوں کو کراس کرتی اریبہ اثیلہ کے بگل والی کرسی پہ جا بیٹھی۔۔

اس کو کیا ہوا ہے ؟ ششش۔ اچھا ٹھیک ہے بعد میں بتا دینا۔

کتاب نکالو اپنی۔۔ کونسی ؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیمسٹری۔ تمہاری کہاں ہے؟ گھر رہ گئی یار۔۔ہاں رات اس استانی گرامی کا ٹیسٹ کو رٹا لگا رہی تھی ناں۔۔اچھا ٹھیک ہے۔

اثیلہ سنجیدہ انداز میں جواب دے رہی تھی۔

ارے اثیلہ ناشتہ تو کر کے نہیں گئی۔کیوں ماما؟ اسکو دیر ہو رہی تھی تو بس نکل گئی آبان کے ساتھ۔ایک تو یہ لڑکی۔

اچھا چلیں اسکے پاس جیب خرچ تو ہے؟ مجھے نہیں معلوم شاید ہو گا یا شاید نہیں۔

اچھا آپ فکر نہیں کریں میں اسکو کال کر کے پوچھ لیتا ہوں

ہاں ابصار بیٹا ذرا پوچھو مجھے تو فکر ہی لگی رہے گی۔

اپنے بابا جو دودھ کی گلاس دے آؤ وہ بھی نکل جائیں گے ابھی دبے پاؤں۔۔

تم اتنی سنجیدہ کیوں ہو؟

سنجیدہ نہیں ہونا چاہیے؟ اور کیوں ہونا چاہیے؟ کیونکہ میم غصہ ہوئی ہیں۔ہاہاہا۔

اثیلہ ایسی بیز تیوں کو دل پہ نہیں لیتے جسٹ اگنور۔۔

مجھے سکول لائف میں کبھی کسی میم نے ایسا نہیں بولا اس لیے دکھ ہو رہا ہے۔

اب ان چیزوں کی عادت ڈال لو میری بہن کیونکہ آگے ٹیچروں سے رسوائی اور زلت کالج سے یونیورسٹی تک ہمارا مقدر ہے۔

اللہ اللہ۔ایسے تو مت بولو اریبہ۔

بولنے سے کچھ نہیں جاتا ایسا ہوتا ہے حقیقت ہے کبھی تمہیں سئنیرز سے ملواؤں گی انکی آہیں سننا جنکو اب چین و قرار آگیا ہے عادت پڑ کر۔۔

شکر ہے تم ہنسی تو سہی۔

اثیلہ زور سے ہنسی تھی اریبہ کی بے تکی باتوں پہ۔جو شاید وہ اسکو پی خوش کرنے کے لیے بول رہی تھی۔۔تم کچھ کھاؤ گی؟میرا دل نہیں ہے کھانے کا کچھ۔۔ارے کال آگئی زیاج کی

۔اچھا اٹھا کر سن لو۔

بہت بہت شکریہ تمہارا اثیلہ تم نہ ہوتی تو یہ کال کبھی نہ آتی۔

میرا فرض ہے تم جاؤ بات کرو۔۔

نہیں نہیں اتنی کوئی پرسنل باتیں نہیں کرنی یہیں تمہارے سامنے کال سن سکتی ہوں۔۔

یہ تو اور اچھا ہے۔ہیلو؟

زیاج تم بول کیوں نہیں رہے ؟

میں تم لوگوں کی باتیں انجوائے کر رہا تھا۔اوہ اچھا؟ہاں بس جیلسی فیکٹر کب آئے گا تم دونوں دوستوں میں ؟تم ہمیں لڑوانا چاہتے ہو؟ارے نہیں میں اتنی مضبوط دوستی کو کہاں توڑ سکتا ہوں۔زیاج آپ ہم دوستوں کے بیچ دڑاڑ بنانے والا نہیں بن کر آنا۔

ہاہاہا۔

آپ انیلہ ؟جی جی زیاج یہ انیلہ بول رہی ہیں میرے پاس کی بیٹھی ہیں کہیں تو بات کرواؤں؟

نہیں اریبہ آپ کا تہہ دل سے شکریہ یہ کام میں خود ہی سر انجام دے لوں گا۔بہت خراب ہو زیاج تم۔

مولی بینگن تھوڑی ہوں جو خراب ہو جاؤں گا کسی اور سبزی کے ساتھ رکھنے سے ؟

اچھا بحث نہیں کرو ہماری کلاس کا ٹائم ہے۔

کیا ہوا اریبہ اتنا غصہ ؟ہاں بس آگیا مجھے۔لیکن کوئی ٹھوس وجہ بھی تو ہونی چاہیے اس غصہ کی ؟اس طرح تو وہ تم سے ناراض ہو جائے گا۔۔ہونے دو میری بلا سے جائے۔۔

اچھا کلاس میں چلو میم آئی ہوئی ہیں کلاس میں۔دکھ رہا ہے مجھے میم آئی ہوئی ہیں۔

سوری انیلہ۔پلیز مائنڈ مت کرنا مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا منہ سے نکل آیا۔

اثیلہ حیران پریشان اسکو تک رہی تھی۔۔اٹس او کے اریبہ۔۔

مجھے لگتا ہے اسکو میراز کر زیاج کے منہ سے سننا اچھا نہیں لگا۔۔اریبہ پن کتاب کے بیچ پہ مارتی ایک نظر اریبہ پہ ڈالے سوچ ہی سوچ میں سوچ رہی تھی۔

اتنا زیادہ کرایہ آنکل؟بیٹی اتنے ہی پیسے بنتے ہیں مہنگائی آپ کے سامنے سجی بیٹھی ہے۔

لیکن انکل اس میں ہم سٹوڈنٹس کا کیا قصور میں اتنے پیسے نہیں دوں گی آپ نے اتنے میں جانا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ میں کسی اور کو دکھ لیتی ہوں۔۔

اچھا بیٹھو بیٹی۔۔

ارے اثیلہ تم یہاں فٹ پاتھ پہ؟

گاڑی رکی تھی جس میں بیٹھا لڑکا اثیلہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔

زیاج آپ؟آجاؤ میں چھوڑ دیتا ہوں؟نہیں نہیں میں خود جاؤں گی شکریہ۔۔

ارے بحث نہیں کرو آجاؤ ایسی آفرز ٹھکرایا نہیں کرتے۔وہ گاڑی کا شیشہ مزید نیچے کیے آنکھوں سے سیاہ رنگ کی عینک اتارے بولا تھا۔نہیں زیاج پلیز شکریہ۔

اچھا ٹھیک ہے خیال سے جانا میں بھی چلتا ہوں۔۔اثیلہ اس کے گاڑی تیزی سے پاس سے گزرتے دیکھ کر رکشہ میں بیٹھ گئی جہاں وہ گاڑی آنکھوں سے اوجھل ہونے تک اسکو پیچھے سے تکتی رہی۔۔

تم کیا عجیب سوال سمجھا رہے ہو مجھے ابصار۔بھائی ایسے ہی حل ہو گا یہ سوال تمہیں سمجھ کیوں نہیں آرہا۔بھائی دیکھ تو ٹھیک سے سمجھا نہیں رہا یا تجھے سمجھانا ہی نہیں آتا تو جو تو میری طرف سے فیل ہے فزکس میں۔آبان تو تھوڑا دماغ لڑائے گا تو تجھ سے ہو جائے گا بے۔۔تور ہن دے میں بابا سے سمجھوں گا! سچ میں؟ ہاں

نہ مزاق کر بھائی۔تو اور بابا سے فزکس پڑھے گا؟ہاں پڑھوں گا اب نمبر تو ضائع نہیں ہونے دے سکتا نمبروں کی قربانی سے اچھا بابا جان کی ڈانٹ ہے۔

بھائی مجھے بھی بائیو سمجھ میں نہیں آرہی۔کیوں اثیلہ ؟

لو بتاؤ اب انکو کیوں سمجھ نہیں آرہی ؟بھائی میرے پیارے بھائی آپ ہم سے انٹلیجنٹ ہیں ہم رہے پاسنگ مارکس والے سٹوڈنٹس !

جب کسی چیز کو دھیان اور نیت سے ستان ڈٹ کر سمجھا جائے تب ہی سمجھ میں آتا ہے اور یہ مضامین ہیں ہی کچھ ایسے۔۔

ہمم آئی سمجھ اثیلہ ؟

آبان نے اثیلہ کی طرف اشارہ اور پھر ابصار کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے بولا تھا جس پہ دونوں ہنس پڑے تھے

نماز ادا کی تم نے اثیلہ ؟جی امی جان۔یہ سبزی بنادو پھر میں پھر ہنڈیا بناتی ہوں۔جی امی جان۔امی جان؟بولو بیٹا۔

امی جان اگر آپ کو کوئی ایسی چیز پتا چلے جس کا اپکو گمان بھی نہیں گزرا ہو تو آپ کیا کریں گی؟کس طریقے کی چیز؟

میرا مطلب اگر کوئی آپکا بہت قریبی کوئی اپنا آپ کو کوئی دکھ دے یا آپ کی امیدوں پہ نہ اترے بغیر کوئی غلط قدم اٹھائے تو؟بیٹا کوئی اپنا کرے کوئی فرق نہیں پڑتا اولاد کرے تو والدین پہ قیامت ڈھاتی ہے کوئی ناگوار اور عزت کی بات ہو تو۔۔جی امی جان لیکن محلے کی آنٹی رحیلہ کی بیٹی جو گھر سے بھاگ گئی تھی اسکا کیا ہوا تھا؟ہونا کیا تھا بیٹا اس نے بھاگ کر محلے کے لڑکے سے بیاہ رچالیا اور پھر چھ مہینے بعد آئی تو گھر والوں نے گلے سے لگایا۔آپ کا مطلب اسکو مارا نہیں؟نہیں اسکے والدین کا سوچنا ہے اولاد تو اولاد ہے اور بیٹی سے بڑھ کر کچھ نہیں لڑکیوں کا تو ویسے والدین کے علاوہ کوئی اپنا نہیں بنتا مخلص۔ دردر کی ٹھوکریں مارتے ہیں لوگ اس لیے اسکے ماں باپ نے اسکو گلے سے لگا کر اسکے شوہر کو قبول کر لیا تھا۔۔

یہ تو اچھی بات ہے ناں امی جان؟

کہاں کی اچھی بات پیکے والدین کی عزت اچھالی اور پھر ماں باپ کے دروازہ پہ اکھڑی ہوئی تو ماں باپ کلیجہ جیسے ٹکرے پہ دروازہ بند کیسے کر سکتے ہیں؟ اتنی ہوتی تو جاتی ہی کیوں بھاگتی ہی کیوں؟

لیکن امی جان آپ ہی بتا رہی تھی اسکے گھر والے رشتہ کے لیے راضی نہیں تھے اس لیے اس نے یہ قدم اٹھایا ہو گا۔۔

اللہ کے راز اللہ ہی جانے بیٹا۔۔

اور بندوں کے بھی۔۔ سبزی امی جان۔ کچن میں رکھ دو۔

سبزی کچن میں رکھ کر وہ سیدھا کمرے میں آئی تھی جہاں اسکے کتابیں بیڈ پہ بکھری پڑی تھیں۔۔۔ زیاج مجھے کال کرو جلدی فری ہو کر۔۔

وہ میسج ٹائپ کر کے سینڈ کر کے موبائل رکھ ہی رہی کہ کال آگئی تھی۔ ہیلو زیاج؟

کیا ہوا انیلہ سب خیریت ہے؟

ہاں سب۔ سچ میں؟ نہیں زیاج میں بھاگ کر نہیں آسکتی تمہیں رشتہ کے لے منانا ہی ہو گا گھر والوں کو۔

دیکھو اثنیلہ تمہارے سامنے کی بات ہے میں اس دن گیا تھا لیکن تمہارے بابا نے صاف انکار کر دیا ہے۔گھر سے بھاگ کر شادی کرنا اس کا حل نہیں ہے۔اسکا حل یہی ہے یا پھر یہ حل ہے کہ ہم راستے جدا کر لیں۔تم جانتے ہو میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اس لیے بول رہا ہوں یہی قدم اٹھانا ہو گا۔۔

دیکھو اثنیلہ وہ تمہارے لیے ٹھیک لڑکا نہیں ہے اس لیے تم اسکو بھول جاؤ میں تمہارا باپ بھائی ماں تمہاری خوشیوں کے دشمن نہیں ہیں لیکن ایسے انسان پہ تم یقین نہیں کر سکتی۔بابا آپ اسکو نہیں جانتے وہ کیسا ہے آپ صرف اس سے آفس میں ملے ہیں۔وہ میرے کالج آیا تھا کچھ ڈاکومنٹس کے حوالے سے جہاں اس نے مجھ سے بدتمیزی کی تھی وہی سے اسکی زہانت اور تربیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔بابا آپ سمجھ نہیں رہے کوئی بھی غصہ میں اس طرح کا رویہ اپنا سکتا ہے۔میں نے ایک بات بول دی تو بس اب مزید بحث نہیں ہو گی اس گھر میں اس ٹاپک پہ۔۔بھائی آپ ہی سمجھائیں بابا کو۔۔ اثنیلہ بابا کی عمر کا تجربہ ہے انسان کو جانچنے کا وہ بغیر کسی تاثر کے ایسا رویہ نہیں اپنا رہے تمہیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔اثنیلہ ٹپک ٹپک کرتی کمرے میں بیڈ پہ آ گری تھی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی جس کی سسکیوں کی آواز باہر بیٹھے بھائی ماں کو بھی سنائی دے رہی تھی جو سر پکڑے بیٹھے ایک دوسرے کا منہ تک رہے تھے

ماں اسکو سمجھائیں کچھ۔میں کیا سمجھاؤں؟تم باپ بیٹوں کو ہی کالج پڑھانے کی تھی اب بھگتو۔ماما آپ تو سمجھیں کم سے کم اب۔ہو جاتا ہے اس عمر میں لڑکیاں کچھ نادانیاں کرتی ہیں شہزادے کی کھوج میں۔

کھوج؟کس طرح کی کھوج جب ماں باپ کو یہ اختیار اللہ نے دے رکھا ہے تو اولاد باہر جا کر یہ کام کرے؟اچھا ماما غصہ نہیں کریں ٹھیک ہو جائے گا آپ بس غصہ نہیں کریے گا اثیلہ پہ۔

لو بیٹی کی عزت کی بات ہے اور ماں کو بول رہا ہے آپ چپ رہیں؟میں اسکے ساتھ جاؤں گی ورنہ میں گھر سے بھاگ جاؤں گی۔۔اثیلہ اپنے کمرے کے دروازہ میں روتی سسکتی بلکتی بولی تھی۔کیا کیا بولا تم نے؟رک تجھے میں بتاتی ہوں تو گھر سے جائے گی؟تیری ٹانگیں بھی توڑوں گی تو گھر سے باہر قدم رکھو۔ماں کے کمرے کی طرف لپکتے ہی اثیلہ نے دروازہ زور سے بند کر کے اندر سے کنڈہ لگا لیا تھا۔اسکی ماں زور زور سے دروازہ پیٹ رہی تھی۔ابصار اسکو بولو دروازہ کھولے ورنہ آج کچھ غلط ہو جائے گا میں تمہیں بتا رہی ہوں۔ماں ماں پلیز۔۔تھوڑا کام ڈاؤن رہیں پلیز۔۔ابصار نے ماں کے آگے ہاتھ جوڑے تھے۔

اریبہ تم میری کال کیوں نہیں اٹھا رہی؟ مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی انیلہ میں تمہیں پہلے ہی بول چکی ہوں۔ لیکن اریبہ اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے میں نے زیاج کا انتخاب اس وقت کیا جب تم اسے پوری طرح چھوڑ کر نئی زندگی شروع کر چکی تھی تو اب یہ سب کیا ہے؟ یہ سب کیا ہے تم ہی مجھے بتادو انیلہ کیا ہے یہ سب؟

تم مجھے اس وقت میں اکیلے تنہا چھوڑ رہی ہو جب کہ میں نے تمہاری ہر مشکل میں مدد کی ہے۔احسان کیا ہے کیا مجھ پہ؟

اور ہاں تم تو اس زیاج کے ساتھ مل کر مجھے غلط بولتی تھی ناں؟ آج کونسا انگارہ تم پہ پھینک دیا ہے اسنے جو میری یاد آئی؟ مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی اریبہ بلکل بھی۔ مجھے بھی تم سے ایسی کوئی امیدیں وابستہ نہیں تھیں جو تم نے کیا۔

اللہ میں کیا کروں میں نہیں رہ سکتی اسکے بغیر۔۔

انیلہ نے موبائل پھینک کر اپنا منہ اپنے دونوں ہاتھوں سے چھپا لیا تھا۔اور اللہ کو پکار رہی تھی۔انیلہ دروازہ کھول۔

انیلہ۔مجھے نہیں کھولنا بھائی پلیز۔میں تمہیں کہہ رہا ہوں دروازہ کھولو شاباش۔آپ سب مجھے مارو گے؟ کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا میں کہہ رہا ہوں ناں میں تمہارے ساتھ ہوں شاباش۔

اثیلہ دروازہ کیطرف بڑھ رہی تھی اور ہاتھ لاک پہ رکھے اسکو کھولنے لگی تھی۔۔

دروازہ کیوں بند کیا تھا تم نے؟ کچھ ہو جاتا یا کچھ کر لیتی تو؟ سوری بھائی غصہ تھا۔ماں باپ کے بارے میں سوچا ہے جو تمہاری فکر میں بال سفید کر بیٹھے ہیں؟ لیکن بھائی میری خوشی بھی تو؟ دیکھو اثیلہ اگر وہ لڑکا اچھا ہوتا تو میں خود تمہارا رشتہ اس سے کرواتا لیکن ایک شخص تمہارے لیے اچھا ہے ہی نہیں تو کس طرح تم سے جوڑ دیں اسکو ہم؟ کل کو کچھ غلط ہو گیا تو؟ کچھ غلط نہیں ہو گا بھائی میں اسے اچھے سے جانتی ہوں۔اثیلہ میں بھی ایک لڑکا ہوں یہ لڑکے صرف سستہ عیاشی کے لیے لڑکیوں پہ یہ جال بچھاتے ہیں۔تم اب ایسا نہیں کرو گی کچھ اور ماں بابا کو بلکل ٹینشن نہیں دو گی کسی قسم کی اور انسے معافی مانگو۔بھائی؟ مانگو ان سے معافی ماں باپ ہیں معاف کر دیں گے تھوڑا خفا تو ہوں گے۔

امی جان۔۔ جاؤ ابصار نے اشارہ کیا تھا اثیلہ کو آگے ماں کے پاس جانے کا جو سر پکڑے بیٹھی تھی۔امی جان پلیز سوری۔

سوری؟ پلیز معاف کر دیں مجھے میں کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی میں کیا کر رہی ہوں۔

آپ مجھے سن رہی ہیں امی جان؟ امی جان پلیز معاف کر دیں مجھ سے غلطی ہوئی ہے میں نے دل دکھایا ہے آپ کا۔۔

وہ ماں کے گلے لگ گئی تھی زور زبردستی۔

زیاج تم اسکو کہاں لے آئے ہو؟ میں تو اسکو کہیں نہیں لے کر آیا وہ خود کی بے وقوف بنتی جا رہی ہے میں تو اپنا بزنس چلا رہا ہوں۔ بزنس؟ ہاں تم بھی تو جانتی ہو بزنس کرتا ہوں میں ان فیکٹریوں میں۔ اوہ ہاں جانتی ہوں۔ کوئی آگیا ہے کیا جو ایسے بول رہے ہو تم؟ ہاں اس لیے ہی تو بول رہا ہوں۔۔ اچھا بائے بعد میں فون کرنا ابھی تم بھگتو جو آیا ہے۔۔ اریبہ نے کہہ کر کال بند کر دی تھی۔۔

بابا پلیز مجھے معاف کر دیں !

کس چیز کی معافی انیلہ بیٹا؟۔ بابا میں آپ کے آگے اونچی آواز میں بولی ہوں اور میرا یہ فیصلہ غلط تھا۔ بیٹا سب سے ضروری تھا کہ تمہیں اپنی چوائس کا احساس ہو گیا ہے تم اپنی نادانی پہ شرمسار ہو۔۔

شکریہ بابا آپ سب مجھے معاف کر دیں بس اب میں ایسا کچھ نہیں کروں گی جس سے آپ لوگ ڈسٹرب ہوں یا آپ کی عزت پہ بات آئے۔۔ رومت بیٹا۔۔

انیلہ باپ کی گود میں سر رکھے رونے لگی تھی۔۔ بھائی پاس کھڑے اور ماں باہر کرسی پہ چپ سادھ کر بیٹھی تھی۔

صبح کالج جاؤ گی اثیلہ ؟ابصار نے کھانا کھاتے اثیلہ سے پوچھا جس پہ اسنے چمچ وہی روک دیا تھااور تکتی آنکھوں سے ماں باپ کی طرف نظر ڈالی تھی انکی مرضی جاننے کے لیے۔

نہیں جائے گی۔ماں نے دھت سے جواب دیا۔کیوں نہیں جائے گی اثیلہ کی اماں ؟

کیونکہ میں نہیں چاہتی پھر سے منہ کالا کروائے ہمارا۔۔یار ماماایسا تو مت بولیں۔۔آبان نے ماں کو بولا تھااثیلہ کی آنکھیں آنسوؤں سے نم ہو چکی تھی اور وہ منہ نیچے کیے آنسو ضبط کرنے کی کوشش کیے جا رہی تھی۔

اثیلہ کالج جائے گی میں خود چھوڑ کر جایا کروں گا اور واپسی پر لے کر آیا کروں گا۔۔

اثیلہ کا باپ نے اب آخری فیصلہ سنایا تھا۔میں امید کرتا ہوں ہماری بیٹی کو احساس ہو چکا ہے وہ شرمندہ ہے اس لیے اب وہ ایسا کوئی قدم نہیں اٹھائے گی۔۔

میں لاج رکھوں گی آپ کے اس مان کی بابا۔۔

کپکپاتی روتی آواز سے اثیلہ بولی تھی۔۔

مجھے تم سے آج کے بعد کوئی بات نہیں کرنی اثیلہ۔لیکن کیوں میں نے ایسا کیا کر دیا ہے ؟تم نے کچھ نہیں کیا لیکن میں بھی مجبور ہوں تمہارے بغیر ایک پل نہیں رہ سکتا لیکن

تمہیں تمہارے گھر والوں کے آگے تمہیں در بدر نہیں کرنا چاہتا کہ کل کو تمہارے گھر والے تمہیں پوچھیں مت۔زیاج ایسا کیوں بول رہے ہیں آپ۔

اثیلہ آپ سمجھیں۔۔میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی زیاج پلیز! اسکا اور کوئی حل نہیں ہے کہ تمہاری فیملی مان جائے یا پھر ہم بھاگ کر کوٹ میرج کر لیں۔۔

بھاگ کر؟ہاں اثیلہ بھاگ کر اسکے بعد جب نکاح میں ہوں گے تو گھر والے قبول نہ کرتے بھی قبول کرلیں گے۔۔میں آپ کے ساتھ رہنے کے لیے کچھ بھی کروں گی زیاج۔۔اثیلہ جذباتی فیصلہ کرنے سے پہلے گھر والوں کے بارے میں ضرور سوچ لینا۔۔سوچ لیا ہے بس گھر والے مان جائیں گے بعد میں۔۔تم کہتی ہو تو اپنے دل کو مطمئن کرلیتا ہوں۔۔پھر ہم کب کا پلان کر رہے ہیں؟ تمہیں سارا پلان اور حالات دیکھ کر بتاتا ہوں کچھ۔۔حالات؟ارے حالات مطلب ہر چیز کا انتظام وغیرہ کر کے بھاگنے کے بعد کہاں رہنا ہے کوٹ میرج گواہ ہر چیز تم نہیں جانتی ان چیزوں کو۔اچھا زیاج سب دھیان اور اچھے سے کرنا آپ کوئی مسئلہ نہیں ہو۔۔بھروسہ رکھو کچھ نہیں ہوگا۔۔تم بھی زیور وغیرہ اور جو گھر کا سامان ہاتھ میں آئے اٹھا آنا۔۔

لیکن زیاج گھر میں امی جان کے زیور ہیں اور وہ انکو بہت قیمتی ہیں۔اچھا نہیں لے کر آؤ پھر کھانے کو کچھ نہیں ہو گا رہنے کی جگہ نہیں تو روڈ پہ سو جائیں گے۔ایسا تو مت بولیں زیاج ہم مانگنے والے نہیں ہیں۔

اچھا میں کروں گی کچھ آپ فکر مت کریں باقی تیاریاں مکمل رکھیں۔۔

ایک بڑا سا حال نما کمرہ تھا جس کے چاروں طرف بڑے بڑے ڈبے رکھے تھے جن کا سایہ نیچے زمین پہ پڑ رہا تھا۔

ہلکی جلتی بجھتی بلب کی روشنی بلکل بجھ چکی تھی۔

آئے ہو؟ جی بی جان آپ نے بلایا تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا جائے! سامان دیکھاؤ؟ سامان تو ابھی نہیں ہے لیکن آپ مجھ پہ اعتماد رکھیں ایک دم خالص مال ہو گا۔ ہمم۔۔اور اسکے ساتھ تاوان بھی۔تاوان کیسا؟

تاوان بھی لازم ہے ناں۔وہ ہم مال دیکھنے کے بعد دیکھیں گے کہ اس میں کتنی خالصی ہے۔

کل دوپہر دو بجے مال آپ کے گیٹ پہ ہو گا۔خیال رکھنا بیٹے مال خراب نہ ہو کیونکہ اگر مال خراب ہوا۔۔۔ سمجھ رہا ہوں میرا یہی کاروبار ہے آپ فکر مت کریں۔گھڑی تو

اچھی پہنی ہے تم نے۔؟ابھی ایک کام میں منافع بہت مہنگے داموں ہوا ہے تو جھٹ جا کر خرید لی۔

اچھا میں چلتا ہوں اب کل ملتے ہیں مال کے ساتھ۔

ہاں اور دھیان سے جانا باہر اندھیرا ضرور ہے لیکن چپے چپے پہ پہرادار نظریں جمائے بیٹھے ہیں۔

انیلہ بیٹا؟ تم سوئی نہیں ابھی تک؟ جی امی جان وہ کپڑے دیکھ رہی تھی کل کونسا سوٹ پہن کر جاؤں۔ کل کچھ خاص ہے؟ جی امی جان کل کالج میں yellow day ہے۔اچھا اچھا۔تو پھر یہ پہن کر جاؤ جس کے ساتھ لیجے رنگ دوپٹہ اور ٹراؤزر ہے۔۔

میں اس میں پیاری تو لگوں گی ناں امی جان؟

بہت پیاری لگے گی میری چاندنی۔۔فکر مت کر۔شکریہ امی جان۔اب جلدی سے سو جاؤ زیادہ دیر جاگتی مت رہو

جی جیسا آپ کہیں امی جان۔

بیٹی کو پیار کر کے وہ اب کمرے سے نکل چکی تھی۔سائڈ پہ پڑا اس کا موبائل اب بجنے لگا تھا۔

چمکتی سکرین دیکھ کر جھٹ سے فون اٹھایا تھا اس نے جس ک

پہ زیاج کی کال آرہی تھی۔۔

آپکا وہ پرندہ جو ہر سمت میں پانی کا مٹکا دیکھ کر پیاسا ہو جائے وہ کبھی بھی آپ کے پنجرے میں رہ کر بھی وفادار نہیں ہو سکتا

میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں زیاج میرے جذبات جھوٹے نہیں ہیں۔ میں جانتا ہوں انیلہ تم دنیا کی سب سے اچھی لڑکی کو جس کی دنیا مجھ سے شروع اور مجھ پہ کی ختم ہوتی ہے یقین مانو میں تمہارے ساتھ کے بغیر ایک پل نہیں رہ سکتا میرا سانس اکھڑنے لگتا ہے تمہیں کسی اور کا سوچ کر۔۔

لیکن کل ہم ایک ہوں گے ہم ہوں گے الگ الگ نہیں۔ زیاج ایک بات بولو؟ دیکھو میں نے کبھی کسی کو دل میں جگہ نہیں دی نہ کبھی کسی سے اتنا اٹیچ ہوئی ہوں میں نے اپنے سارے جذبات اور محبت کے الفاظ روح کا سکون تم پہ وار دیا ہے تم اب میری اس مخلصی کا صلہ مجھے دینا میرے ساتھ کبھی دغہ مت کرنا پلیز۔ ایسا کچھ نہیں ہوگا فکر نہیں کرو میں تمہارے ساتھ ہوں۔ شکریہ زیاج میری زندگی میں آنے کا۔۔ اچھا بس بھی کرو انیلہ باقی باتیں بعد میں بولنا ابھی سو جاؤ چار بج رہے ہیں صبح کے کچھ کی گھنٹوں بعد ہمارے درمیان یہ فاصلہ ختم ہو جائے گا تو جو دل میں آئے بولنا۔۔

ماما آپ بہت اچھی ہیں جانتی ہیں میں آپ کو ہر لمحہ یاد کروں گی بابا آپ کو اور بھائی آپ کو تو بہت زیادہ۔۔ یاد کرو گی کیون ہم کہیں جارہے ہیں کیا؟ نہیں امی جان زندگی میں اس گھر سے رخصت ہو کر جاؤں گی تب اور اب بھی کرتی ہوں کالج میں جب کوئی اچھی چیز دیکھتی ہوں! ایک فیملی ہی ہوتی ہے جو اپنی ہوتی ہے ورنہ لوگ باغ دیکھا کر سوکھے جنگل میں پھینک دیتے ہیں گیدڑوں کے آگے

یہ بات اب ایک سیکنڈ کے لیے اثیلہ کے دماغ میں کھٹکی تھی۔

ایسا نہیں ہوتا ماما کچھ دوست اچھے بھی ہوتے ہیں ناں؟ ہوتے ہیں بیٹا لیکن ہیرے کے مول چند ایک۔ اچھا ماما دیر ہو رہی ہے پلیز بھائی کو بولیں جلدی کرے۔۔ تم پانی کی بوتل تو اٹھا لو اپنی آرہا ہو گا وہ۔۔

ماں کے برتن اٹھا کر کچن میں جاتے پیچھے اثیلہ آخری بار گھر کو تک رہی تھی جیسے ابھی اس کے بندھن کی گرہ اس گھر سے ہمیشہ کے لئے ٹوٹنے والی ہے جو پھر بھی نہیں جڑ سکے گی۔

چلو چلو اثیلہ لیٹ ہو گیا آفس سے میں۔۔ اللہ حافظ ماما پلیز ناشتہ کا وقت نہیں ہے آکر کروں گا۔ آکر نہیں وہی کچھ کھا لینا بیٹا۔ جی امی جان۔۔

تم نکلو اور سامنے جو گاڑی کھڑی ہے اس میں بیٹھ جاؤ۔

کونسی گاڑی

اثیلہ سامنے جو لال رنگ کی گاڑی کھڑی ہے اسی میں ہوں میں۔ لیکن تم باہر کیوں نہیں نکل رہے گاڑی سے؟ کسی نے ہمیں ایک ساتھ دیکھ لیا تو مسئلہ ہو جایے گا سمجھا کرو۔۔ روڈ کراس کرو میں گاڑی سے ہاتھ باہر نکال رہا ہوں تمہیں اندازہ ہو جایے گا میں ہی ہوں۔۔

اوکے ہاتھ نظر نہیں آ رہا۔۔

ہاں ہاں اب آ گیا۔۔ کال بند کرو اب اور جلدی سے آؤ۔۔

گاڑی کا دروزہ کھلا رکھو میں آ رہی ہوں۔۔ کھول دیا ہے

تپتی دھوپ۔۔ آگ برساتا سورج اور روڈ پہ بے تحاشہ گاڑیوں کا رش۔ اب وہ منہ نیچے کیے سڑک کراس کر کے گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ جا بیٹھی تھی۔۔

زیاج یہ کون ہیں؟ یہ میرے دوست ہیں۔ تمہارے دوست ہیں تو یہاں کیوں آئے ہیں؟ یہی تو ہماری مدد کر رہے ہیں اس کام میں۔ تم زیوارت لے آئی ہو؟

ہاں یہ رہا بیگ۔۔ لاؤ دیکھاؤ مجھے۔ بھائی تو نے چیز تو بڑی دھماکے دار ڈھونڈی ہے !

اثیلہ کے کان میں آواز آئی تھی جیسے کسی نے بولا ہو۔۔

کیابولا آپ نے؟ہاں بھائی بس اپناکام تو چلے۔لگتی تواچھے گھر کی ہے۔ہاں بھئی اچھے گھر کی ہے بس ناسمجھ اور پیار میں وفادار۔۔یہ کہہ کر زیاج اور گاڑی میں موجود اسکے تینوں دوست ہنس پڑے تھے۔۔

کپکپاتے جسم اور لڑکھڑاتی آواز سے اثیلہ نے زیاج کانام پکارا تھا۔زیاج آپ مجھے کہاں لے جارہے ہیں؟تمہاری منزل مقصود پہ اثیلہ۔

مجھے گھر واپس جاناہے پلیز۔گھر؟کونسا گھر میڈم۔اب آپ بے گھر ہو چکی ہیں اب آپ لوگوں کی تسکین کی زینت بنیں گی یہ کیابکواس کر رہاہے زیاج تم اسکا منہ کیوں نہیں توڑ رہے ہو؟تمہیں لگتامجھے میں اسکا منہ توڑوں گا؟اتنی غلط فہمیں اثیلہ کم آن۔۔

ہاہاہا۔۔وہ زور سے ہنسنے لگا تھا

بھائی دل کر رہاہے اسکو میں اپنے ساتھ لے جاؤ۔اور کچھ سال اپنے پاس رکھوں۔۔

نہیں بھائی تجھے اور اچھامال دوں گااسکو سہی سلامت پہنچاناہے ڈیلر کے پاس۔۔کوئی آنچ نہیں آنی چاہیے مٹی کا دھبہ تک نہیں۔ارے لہ کر یار۔۔صبر رکھ تو۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب گاڑی ایک بہت بڑی کھوٹی کے باہر آکر رکی تھی جس کی دیواروں پہ عجیب و غریب کاغذ چسپاں تھے۔۔اس کوٹھے کی سب سے اوپر والی منزل ڈبے کبوتروں کی آواز آرہی تھی جو چاروں طرف اڑ رہے تھے

بادلوں نے جیسے ایک دم سورج کے آگے اپنے پھنک پھیلا دیے ہوں۔۔

مال کہاں ہے؟ گاڑی میں۔ کوئی آنچ تو نہیں آئی؟ نہیں بلکل نہیں۔ ہم دیکھ سکتے ہیں؟

آپ کا مال کے بیگم لے جائیں۔۔لے جانے سے پہلے جانچ کرنی ہے گاڑی تک لے چلو۔۔

زیاج نے گاڑی کی طرف اسکے پاس آنے کا اشارہ کیا تھا۔ گاڑی اب اسکے پاس آکر رک چکی تھی۔ دروازہ زیاج نے آگے ہو کر کھولا تھا جہاں پیچھے سہمی اور چپ سادھی ہوئی وہ بیٹھی تھی۔۔

اس عورت نے آگے ہو کر اس پہ ایک نظر ڈالی۔ مال اچھا ہے۔

میری قیمت؟ قیمت کتنی ہونی چاہیے؟ قیمت مال سے دوگنی ہونی چاہیے۔ اس عورت نے پلو کے نیچے سے رقم کا لفافہ باہر نکالا تھا جو زیاج کے ہاتھ میں تھمایا۔ باہر نکالو اسکو۔ گاڑی سے باہر نکل کر اس عورت کے پاس کھڑے ہوتے اسنے ایک مایوس اور ٹوٹے دل سے نظر زیاج پہ ڈالی تھی جو بغیر کچھ بولے ہنستے ہوئے گاڑی کی اگلی سیٹ پہ بیٹھا پیسے گننے لگا تھا اور ساتھ بیٹھے دوست نے گاڑی اسٹارٹ کر دی تھی۔۔

چل لڑکی اندر چل۔۔ چل بھی کھڑی کیا ہے کیا تک رہی ہے اب کچھ تکنے کا باقی نہیں رہا۔۔

اسکے پیر جیسے اس زمین پہ جم گئے ہوں نظریں جاتی گاڑی سے ہٹ نہیں رہی تھی جو جب کی آنکھوں سے اوجھل ہو چکی تھی۔ بادلوں کی گرجنے کی آواز اب کانوں میں بجنے لگی تھی۔

بارش بہت تیز ہو رہی ہے کپڑے اتار لو سارے ابھی تو دھو کر ہٹی تھی میں افففف۔۔

ماما اثیلہ نہیں آئی ابھی؟ نہیں بیٹا اسکو کال کرو ابھی تک نہیں آئی۔ بھائی کے ساتھ آ رہی ہو گی ہو سکتا ہے بارش کی وجہ سے کہیں رک گئے ہوں وہ لوگ۔۔ بیٹا میرا دل بیٹھا جا رہا ہے صبح سے عجب وسوسے آ رہے ہیں تم فون کرواسکو۔

آپ فکر نہ کریں میں کرتا ہوں۔۔

اثیلہ کا چھوٹا بھائی کال ملا رہا تھا لیکن فون سوئچ آف جا رہا تھا۔۔

میری محبت کو سب لوگ اپنے ضمیر کا سودا کر کے تکیں گے ضمیر کا سودا؟ بھائی مجھے لگتا ہے تر نے غلط کیا ہے اس لڑکی کے ساتھ اسکی محبت کا اتنے زور کا تمانچہ مارا ہے؟ یہ ضمیر کا سودا کر سکتا ہے تو؟ جا یار

ابے تو اتنا کیوں میٹھا پھوپا بن رہا ہے جانے دے ناں اسکو ہمارا کاروبار یہی ہے اب احساس کی تسبیح لے کر بیٹھ جائیں تو مجھے بتا پیٹ کیسے بھرے گا تو؟ بھائی دیکھ آج تک یہ کام ساتھ کرتے آئے ہیں لیکن آج اس لڑکی کی بھیگی آنکھیں جن سے آنسو تو نہیں بہے لیکن وہ بہت کچھ کہہ گئی ہی ہیں۔۔جانے دے اب۔

اس کوٹھے کی دہلیز پہ پاؤں رکھتے ہی عجیب و غریب سمیل آ رہی تھی کانوں میں گھنگروں کی آوازیں تھیں۔۔کسی قوالی کی آواز پہ کوئی رقص کر رہا ہو جیسے۔۔اسکا دماغ اس وقت بلکل سن ہو چکا تھا۔۔وہ اس عورت کے پیچھے پیچھے چلتی جا رہی تھی۔۔پاؤں دودھ جیسے سفید اور رنگ ملائک جیسا جیسے اس چیز کو ابھی اتارا گیا ہو۔۔

ہال سے گزرتے ہوئے جب اسکو اسکے ہجرت میں لے کر جایا جا رہا تھا پاس پکی کنیزیں بیٹھیں ایک دوسرے کے کانوں میں سرگوشی کرنے لگی تھی اسکو دیکھ کر۔کچھ ایک دوسرے کے بال بن رہی تھی تو کچھ کنیزیں آئی بر و بنا کر سنگار کر رہی تھیں۔۔

آؤ آج سے تمہارا یہ کمرہ ہے۔

اور تمہارا نام اثیلہ نہیں آج سے

معونہ ہے !

معونہ؟ اسکا مطلب ہے مددگار۔۔

مطلب تم نے نہیں پوچھا تو سوچا بتا دوں۔آرام کرو کچھ وقت میں یہ صدمہ تمہارے دل و دماغ سے اتر جائے گا۔۔

چائے بھیج رہی ہوں پی لینا۔۔

وہ عورت کہہ کر اپنی ساڑھی کا پلو سر پہ لیتی باہر کی طرف دروازہ بند کرکے نکل گئ
کس کو روؤں؟اپنی محبت کو یا کوسوں اپنی نادانی کو؟یا پیٹوں گھر والوں کے یقین کو؟
اللہ یہ تو مجھے کس آزمائش میں لے آیا ہے۔میں نادان تھی تو مجھے سمجھنے کا وقت تو دیتا اتنی بھی مہلت نہیں دی کہ کچھ سمجھ سکوں؟دروازہ پہ نظریں جمائے بھیگی آنکھوں سے خاموش آنسو کلائی پہ گرتے

وہ دل ہی دل میں بول رہی تھی۔بادلوں کی گرجنے کی آواز اب زور سے آنے لگی تھی جس سے ڈر کر اسکے منہ سے ماں نکلا تھا جس پہ وہ بے تحاشہ پھوٹ پھوٹ کہ اب رو رہی تھی اپنے بال نوچ رہی تھی کپڑوں کو چیر رہی تھی۔چیخوں سے رو رہی تھی اسکی چیخوں کی آواز اور ضبط کی حداب ٹوٹ چکی تھی دروازہ کو پیٹنا شروع کر دیا تھا اس نے لیکن جس کے جواب میں کوئی ہلچل نہیں کوئی تھی دوسری طرف سے وہ رو رو کر چلا رہی تھی کہ اسکو اپنی ماں کے پاس جانا ہے

ماں کا لفظ پکاتے پکارتے بلا آخر وہ بے حوش ہو کر گر گئ تھی

اب بھی باہر سے کسی قسم کی کوئی ہلچل نہیں ہوئی تھی جیسے کسی کو فرق نہیں پڑ رہا ہو اسنے مرنے جینے سے۔سب اپنے کاموں میں مصروف تھے

کسی نے اس طرف کان بھی شاید نہیں دھرے تھے کہ کوئی اپنا سب کچھ لٹا بیٹھی ہے ایک نادانی کی کہانی اپنے ہاتھوں سے لکھتے لکھتے جو اسکو پیروں کہ بل لے آئی ہے۔

بارش اب تھم چکی تھی تیز ہوائیں چل رہی تھی درخت جھوم رہے تھے۔۔چارپائی پہ انیلہ کی ماں بہوش پڑی تھی جس کو ہوش نہیں آرہا تھا۔

سب اسکے پاس کھڑے رو رہے تھے اور اسکو جگا رہے تھے منہ پہ چھینٹے مار رہے تھے۔کرسی پہ خاموش بیٹھا اسکا باپ آنکھوں سے دروازہ تک رہا تھا بھائیوں کا رو رو کر برا حال ہو چکا تھا لیڈی ڈاکٹر پاس بیٹھی انیلہ کی ماں کے منہ میں پانی ڈال رہی تھی ہمسائی اسکا نام پکار رہی تھی کہ دیکھ تیرہ بیٹی آگئی ہے اٹھ جا۔۔

گھر میں عجیب سا سماں تھا

کوئی کسی حال میں نہیں تھا کسی کو کسی کی خبر نہیں تھی دوپہر سے شام اور شام سے رات ڈھل چکی تھی سب صحن میں بیٹھے دروازہ کی طرف تک رہے تھے بے جان اور بارش سے بھیگے بیٹھے وہ لوگ اب بھی ہر چیز سے بے خبر تھے

زمین کھا گئی آسماں کھا گیا کہاں گئی ہماری بچی!

تم اسکو کہاں چھوڑ کر آئے ہو؟

خریدار کی چوکھٹ پہ۔بچاری مجھے دکھ ہو رہا ہے بہت مخلص تھی تم سے۔آئی ڈانٹ کیئر پارٹنر۔ تمہیں تمہارے گھر ڈراپ کرنا ہے؟آف کورس زیاج بھول گئے ہو دو دن میں؟

ہاہاہا۔

تمہیں یاد ہے اس دن جب تم نے مجھ سے پوچھا تھا کہ وہ تم سے نفرت کیوں کرنے لگا ہے بتاؤں؟

نہیں مجھے نہیں بتاؤ یہ سب کہ اس نے میری پیٹھ پیچھے کیا کہا بلکہ مجھے یہ بتاؤ وہ تمہارے سامنے اتنا بے جھجک کیوں تھا؟جو آرام سے ہر بات کر لیتا تھا؟

آج مجھے سمجھ میں آئی اریبہ کے دراصل تم بھی اس گیم کا حصہ ہو تم دونوں نے مل کر یہ گیم کھیلی اور سانپ سے مجھے مارا۔

کبھی معاف نہیں کروں گی میں کبھی نہیں۔اثیلہ اپنا سر دیوار میں مار رہی تھی جو خون سے تر تر ہو چکا تھا

دیکھ لڑکی یہ رونے دھونے سے کچھ نہیں ہونے والا اب تیری لاش بھی مشکل ہی اس کھوٹھے سے باہر جا سکتی ہے تیری پہچان اب یہی ہے۔ان سب چیزوں کا کوئی فائدہ نہیں

اٹھ تیار ہو ہفتہ ہو گیا ہے آج تجھے اس ہجرت میں بے جان پڑے اب کام پہ لگ جا۔تیار ہو جا شام کو رقص ہے۔۔رقص؟ہاں رقص جو تو کرے گی جس کے لیے بھاری رقم رکھی ہے فیس میں۔

تیرا حسن ہی اب اس کھوٹھے کو چار چاند لگائے گا اچھے سے تیار ہونا اور ہاں کوئی بد چلن نہیں کوئی گستاخی نہیں۔

سمجھی؟

ہر طرف رقص کے کاغذ لگ چکے تھے دیواروں پہ ہر جگہ اسکے نام کے ساتھ تصویر چسپاں تھی

لوگ دور دور سے اب اسکا رقص دیکھنے آیا کرتے تھے وہ اپنا نام بنا چکی تھی اس میں۔

لوگوں کی لائینیں رات دیر تک لگی رہتی تھی اسکے رقص کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے۔

لوگ اب اسکو کنیز کے نام سے جاننے لگے تھے جو حور جیسی حسین تھی۔

مہمانوں نے آنا شروع کر دیا تھا لوگ پیسے پکراتے دہلیز سے سامنے لگے تختوں پہ جا کر اپنی سیٹیں سنمبھالنے لگے تھے۔۔سب کنیزیں دیوار کے ساتھ لگی کھڑی تھی

بی جان اب اپنا تخت سنبھال چکی تھی پاس ہرے باکس سے پان نکال کر منہ میں ڈالہ زور سے تالی مار کے سامنے کھڑی کنیزوں کو حکم کیا۔۔

حکم کے جواب میں کھڑی کنیزوں میں سے ایک نے حکم میں سر ہلایا اور معونہ کے ہجرے کی طرف چل دی۔

تھوری دیر بعد اس کنیز کے پیچھے معونہ چلتی آ رہی تھی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکی پایل کی چھنکار گونج رہی تھی خوشنو جیسے ہر طرف پھیل گئی ہو سب خاموش ہو گیے بلکل سناٹا چھا گیا تھا۔لوگوں کی نظریں سنائی دیتی پایل کی چھنکار کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔

گیلری سے نکل کر سب وہ ہال نما اس بڑے سے کمرے کی دہلیز پہ پہنچ چکی تھی جہاں سب تختوں پہ بیٹھے تھے۔۔پردوں کے اوپر لگی پہلی رنگ کی بتیاں جل اور بجھ رہی تھی دیے ہوا کی لہر سے جل اٹھ رہے تھے۔۔

وہ پاؤں ہال میں اتارے اب اسکے درمیان آ چکی تھی جہاں اسنے ایک نظر سامنے بیٹھے بی جان پہ ڈالی اور پھر یک دم لائٹیں بند ہو گئیں۔۔

ایک روشنی ہال کے درمیان پہ نیچے بیٹھی معونہ پہ پڑی تھی جو اپنے جھومر پہ ہاتھ رکھے بیٹھی تھی۔۔

پیچھے سے قوالی کی آواز معونہ کے ہاتھ ہوا میں بلند کرتے ہی شروع ہو گئی تھی۔۔

سب خاموشی سے رقص دیکھنے میں مصروف تھے ہر سٹیپ پہ اسکا حسن اپنی چمک دھمک سے لوگوں کے دل رہا رہا تھا۔

!" تم جانتی ہو اس کھوٹھے پہ سب سے زیادہ کمائی تمہارا رقص پہ ہوتی ہے تمہارا لیے لوگ لائنوں میں کھڑے رہتے ہیں منیوں انتظار کرتے ہیں رقص کا۔اے تو کچھ بول کیوں نہیں رہی؟ ہمم بہتر۔۔

تیرے منہ سے یہی ہی نکلنا بس بہتر۔۔اچھاسن آج اچھی کمائی ہوئی ہے دیکھ گنتی کرتے ہاتھ تھک گئے ہیں۔میں آرام کرنا چاہتی ہوں۔وہ بغیر کسی جھجک کے ہاتھوں سے چھوڑیاں اتارتے شیشہ کے سامنے بیٹھی بولی تھی۔بی جان نے ایک نظر اس پہ ڈالی۔

زیورات اتارنے میں مدد کروں؟

نہیں مجھے بس آرام کرنا ہے۔

جیسا تم چاہو! کچھ چاہیے ہو تو آواز لگانا۔

سنگھار میز پہ بیٹھے وہ خود کو اب شیشہ میں دیکھ رہی تھی۔جس میں کچھ زیوارت اتار دیے تھے باقی اسی حال میں خود کا جیسے جائزہ لے رہی ہو !

دیکھو انیلہ تم انیلہ سے معونہ بن گئی! تمہیں لوگ روز تکتے ہیں اور گندی نظریں سوچیں بھی ڈالتے ہیں۔ تم پہ سب کچھ لٹانے کے لیے بھی تیار ہوتے ہیں۔ پاؤں میں گر جاتے ہیں؟ محبت یہ ہے؟ یا پھر یہ شوق کھیل ہے؟

اسکو کیا کہو گی تم؟ وہ جس کی محبت نے تمہیں اندھا کر دیا تھا اسنے تو تمہیں دھکا دے کر بینائی واپس دے دی ہے لیکن ان روز کے ابن آدموں کا کیا؟

یہ بھی اپنی محبتوں سے ڈبل ماسک چھڑھا کر یہاں آتے ہوں گے؟ جو محبت ایک ابن آدم کے لیے کھانا بنا کر اسکے انتظار میں سو جائے وہ کسی اور پہ نظریں جمائے عیاشی کر رہا ہو اس کے تو گمان میں نہیں ہوتا ہو گا کہ اسکی محبت۔

جی میں اندر آسکتی ہوں؟ اسی لمحے دروازہ بجا تھا!

جی بی جان؟ تم سے کوئی ملنے چاہتا ہے بہت اسرار کر رہا ہے کب سے دروازہ کی چوکھٹ پہ کھڑا ہے ملو گی؟ بی جان آپ کو پتا ہے میں کسی سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتی تو پھر آپ کیوں سوالات آگے رکھ رہی ہیں؟

وہ کچھ باتیں کرنا چاہتا ہے بس!

سن لو! شاید ٹوٹا ہوا ہے۔

ٹوٹے کا نام سن کر جیسے اس کے دل و دماغ میں کسی نے تار

کھینچی ہو۔ صرف پانچ منٹ اس سے زیادہ نہیں۔ بلائیں۔

آجاؤ میاں خوش قسمت ہو! کہ وہ مان گئی! جی بہت مہربانی۔

سر پہ دوپٹہ لیے حجاب کیے بیٹھے وہ ہاتھ میں پین اپنی ڈائری پہ گھوما رہی تھی۔

بیٹھو! جی شکریہ۔ بہت اسرار کیا ہے آپ سے ملاقات کا۔

جاننا پسند نہیں آگلی بات کرو۔

آپ کو تم کہہ سکتا ہوں؟

وہ بولا تھا۔ اثیلہ نے ایک نظر اٹھا کر اس پہ ڈالی تھی۔

بول سکتے ہو۔ آپ اتنی پیاری ہیں کسی چیز کی کمی نہیں پھر اس جگہ کیوں؟ کیس میں جناب آپ سے پوچھ سکتی ہوں آپ اس جگہ کیوں آئے ہیں اور آپ جیسے باقی سب مرد؟

مرد کے اندر تو کیڑہ ہے جس طرف روشنی دیکھیں۔ دیکھنے ضرور جاتے ہیں روشنی جس طرف ہے وہاں کونسی چیز چمک رہی ہے اور وہ کیسی ہے چمکنے میں۔ آپ نے جیسے سوال کا جواب نہیں دیا۔ آپ کو کبھی محبت ہوئی؟ محبت کے لائق ہیں یہ مرد؟ میں ٹوٹا ہوا ہوں میری روح سکون میں نہیں ہے بے چین ہے۔ کیوں بے چین ہے؟

میری روح کی تسکین میری روح نے ہی مجھے بے روح کر دیا ہے !

سمجھی نہیں؟ محبت کے ہاتھوں رسوا۔! وہ کہہ کر چپ ہو گیا تھا۔اچھا لڑکیاں بھی ٹھکراتی ہیں؟ آپ اتنا حیران کیوں ہو رہی ہیں کیا ایسا ممکن نہیں؟ محبت سے سنسیئر نہیں تھے یا نبھانا نہیں چاہتے تھے؟

مخلص تھا لیکن اپنی حدود میں رہ کر شستہ مفادات تک !

یہ کیسی مخلصی ہے محبت سے؟ میں نے ہمیشہ اسے سب سے الگ مرتبہ دیا ہے لیکن دھوکہ میں۔ دھوکہ میں؟ جی ہاں کچھ غلط کاموں میں تھا کہہ لیں انہی مردوں کی طرح جن کا آپ سبھی تذکرہ کر رہی تھیں۔ محبت نہیں تھی وہ شاید لذت کی ل لت لگی ہوئی تھی۔ تھی یا اب بھی ہے؟ اب بھی ہے چوٹ ن رہی۔ بہت گرا ہوا ہوں بہت۔

لیکن اب کچھ عرصہ کے بعد مجھے احساس ہو رہا ہے جو کیا بہت غلط کیا اس کے ساتھ اسکو اپنے مفاد کے لیے استعمال کرتا رہا اور جگہ منہ مارتا رہا لیکن ہائے۔اس کی آخری بار کی کال۔اب وقت بیت جانے کے بعد جب وہ وقت سے کمپرومائز کر گئی ہے اب میرے گلے میں اٹک گئی ہے آخر۔ کیسی کال؟

جب اسکو میری اصلیت پتا چلی تو اسنے مجھ سے رابطہ کیا جس پہ وہ بے تحاشہ رو رہی تھی اسکی ہیچکیاں تھی کہ بند نہیں ہو رہی تھی وہ روتے کہہ رہی تھی مجھے تم مت چھوڑو۔

لیکن میں پھر بھی ڈھٹائی اور خود کو کلیئر کرنے کے لیے بولتا رہا کہ الزام تراشی ہے میری زندگی سے نکل جاؤ وہ مر رہی تھی آپی اسکی جان جا رہی تھی کہ مجھے مت چھوڑو لیکن جانتی ہیں مجھ بدبخت نے اسکو کیا کہا؟ تمہیں کوئی بیماری نہیں! تمہاری ٹانگ ٹوٹی ہوئی ہے یا منہ میں زبان نہیں؟ بال نہیں سر پہ انگلیاں ٹوٹی ہوئی ہیں؟ کوئی مر نہیں جاتا کسی کے بغیر سب جینا سیکھ لیتے تم بھی مر نہیں جاؤ گی کوئی قبول کر لے تمہیں۔

فون کی دوسری طرف سے اسکی صرف ہچکیوں کی آواز تھی اور میں اس طرف ڈھٹائی میں۔ آج وہ جی رہی ہے اور میں پل پل مر رہا ہوں میری روح بھٹک رہی ہے۔ دھوکہ دینا چاہیے تھا؟ نہیں لیکن جب کوئی نشہ میں ہوتا ہے تو اسکو کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ جب کسی کو کسی کے تابع کر لیا جاتا ہے تو اسکے لیے نشہ سے بھی باہر خود کو گھسیٹ کر نکال لینا چاہیے اس محبت کے اعتبار کے لیے جو تمہاری محبت تم سے کرتی ہو۔

میں شرمندہ ہوں۔ اب اس شرمندگی کا احساس ہونے کا دائرہ نہیں اسکے دل و دماغ سے تم اتر گئے ہوگے لیکن اسکو اپنے اس انتخاب پہ رونا ضرور آتا ہوگا گر۔

اگر وہ تمہاری وجہ سے کوئی مشکل میں ہوگی تو! لوگ اسکو میرے نام سے جانتے ہیں اس کے لیے میرا نام موت کے برابر ہوتا ہوگا جب اس سے میرے بارے میں سوال ہوتا ہوگا۔ وہ اب رو دیا تھا۔ ان آنسوؤں کا اب فائدہ؟

میں اس کو اپنانا چاہتا ہوں اپنا نام دینا چاہتا ہوں لیکن وہ سب اس چیز کے لیے بلکل تیار نہیں !

اس کے لیے سب سے بڑی اذیت تمہارے نام سے شناخت ہے۔

کتنے ظالم ہو تم نامعلوم شخص؟ بہت ظالم۔۔انیلہ کی آنکھوں سے بھی اب آنسو گر پڑے تھے شاید اپنا دکھ یاد کر کے۔ تمہارا وقت ختم ہو چکا ہے جوان آجا باہر۔

اس خاتون نے آواز لگائی تھی۔

بی جان اگر میں اپنے گھر ملنے جانا چاہوں تو کیا جا سکتی ہوں؟ دیکھ تو بھاگنے کی کوشش کر چکی ہے لیکن ناکام رہی اب تجھے ہر کوئی پہنچاتا ہے اگر تو گھر چلی بھی جائے تو تیرے گھر والے تجھے قبول نہیں کریں گے۔ جانتی ہوں لیکن ان سے ملاقات کرنا چاہتی ہوں ایک بار۔ دیکھ تیرے نام سے اب وہ اپنی شناخت چھپاتے ہوں گے دنیا سے تو انکی زندگی میں کیوں زہر گھولنا چاہتی ہے وہاں جا کر۔ میں اپنی ماں سے ملنا چاہتی ہوں میرا دل پھٹ جائے گا اگر میں نہیں ملی تو۔

آرام کر سو جا۔۔بی جان نے سرسری جواب دیا۔

اب اسے گھر سے بے گھر ہوئے سالوں بیت گئے تھے کوئی نہیں جانتا کون کس حال میں ہے لیکن یہ تڑپ تو ایسی ہی ہے کہ ختم نہ ہونے پہ آخر ہے۔

پاؤں میں پایل پہنے کندھے پہ دوپٹااب مہرون رنگ کا وہ فراق پہنے ننگے پاؤں حویلی میں گھوم رہی تھی۔اپنے قدموں پہ نظریں جمائے وہ قدم رکھتی سوچوں میں تھی وہ کسی سے بات نہیں کرتی تھی اکیلا پن ہی اسکا ساتھی تھا جس کے علاؤہ وہ کسی اور کو ساتھی بنانے کا نہیں سوچتی تھی وہ پھر کنیز ہو یا کوئی انسان!

دیکھنا دیکھنا وہ رہی معونہ! اے نام مت لے اسکا۔پتا نہیں کس غرور میں رہتی ہے جو منہ نہیں لگاتی حسن زیادہ جو مل گیا ہے !

مجھے تو بچاری دکھی لگتی ہے۔دکھی سالوں سے ہوتا ہے کیا کوئی اسکا تو روگ ہی نہیں ختم ہو رہا ہے۔ششش۔بی جان آرہی ہیں۔بس اب تو خیر نہیں۔تو ضرور کچھ خراب کر کے آئی ہو گی۔نہیں میں ابھی کپڑے سوکھنے ڈال کر آئی تھی تب تو یہ چڑیل وہاں نہیں تھی۔

تو اوپر کیا کرنے گئی تھی ہاں؟ ب بی جان وہ کپڑے ڈالنے گئی تھی۔کپڑے ڈالنے کے بہانے باہر مردوں کو آواز لگاتی ہے تو؟ نہیں نہیں میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔تیری تو میں آج کھال اتاروں گی جھوٹ بولتی ہے خود سن کر آئی ہوں میں اور تو ایسے کرے گی تو کون ہمیں اس جگہ رہنے دے گا لوگ پہلے دشمن بنے پھرتے ہیں۔ہاں

بی جاں کنیز کو بالوں سے پکڑ کر مار رہی تھی جس پہ باقی کنیزیں پیچھے ہو کر کھڑی تھی کسی نے کوئی حرکت نہیں کی تھی اور کرتی بھی کیوں!

ماما جان آپ آرام کریں۔ہاں میں آرام کرتی ہوں تو کھانا بنا اثیلہ آتی ہو گی میری بیٹی۔

اس کی آنکھوں میں بے تحاشہ آنسوؤں کا دریا بہہ رہا تھا پیچھے مڑ کر اسنے اثیلہ کی نام پہ اس گھر کو ایک بار پھر ویسے ہی دیکھا تھا جیسے آخری بار۔وہ گھر سے نکل کر باہر گاڑی میں آ کر بیٹھ گئی تھی آنسو ضبط کیے کال چہرہ۔سرخ آنکھیں۔

میری وجہ سے میری وجہ سے آج امی جان کا یہ حال ہے۔مجھے کوئی معاف نہیں کرے گا بابا۔بابا آپ مجھے جیسے چھوڑ کر جا سکتے ہیں آپ تو مجھے سمجھاتے تھے آپ امی جان کو چھوڑ گئے کیوں آخر؟امی جان کی یہ حالت کبھی نہیں ہونی چاہیے تھی میں میں خود جا گلہ گھونٹ دوں اللہ۔اتنی بڑی سزا میر اس نادانی کی میرے مالک۔

ایک بار تو مجھے سمجھ آتا۔

وہ ماں آج بھی اپنی اثیلہ کا انتظار کر رہی ہے جو کالج گئی تھی۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی سالوں کا ضبط سب ٹوٹ چکا تھا۔ہچکیوں کی آواز اب دیواروں سے گونجتی حویلی میں بھی گونجنے لگی تھی۔۔کنیزوں نے حجرہ کے باہر رش لگا لیا تھا۔

پھینک آؤ اسکو کوٹھرے میں۔اب یہ بند رہے گی وہاں دو دن۔

تجھے معلوم بھی ہے یہ معاشرے قبول نہیں کرتا ہم جیسوں کو۔

جن کے گھروں میں تو جھانکتی ہے وہی جینا حرام کریں گے

ناخن چبانا اب دو دن کوئی کھانا پانی نہیں ملنا۔ لے جاؤ اسکو۔ جی جیسا آپکا حکم۔

اسی کی دو سہیلیں آگے ہوئی اور اسکوبی جان نے قدموں میں سے اٹھا کر لے گئیں۔۔

کنیزوں کو سخت پہرے میں رکھا جاتا تھا کہ کوئی بھاگ نہیں جائے۔ لیکن کچھ خاص کنیزیں جو سالوں سے اس کوٹھے میں تھیں انکا خوف نہیں ہوتا تھا کہ وہ قدم بھی باہر نکالیں گی۔

!!"کئی سال بیت چکے تھے اور آج وہ اپنوں سے ملنے کی چاہ میں تڑپ رہی تھی اب بے چینی کا عالم حد سے گزر چکا تھا۔۔

باجی کچھ کھانے کو دو بھوک لگی ہے۔ باجی دروازہ تو کھولو

دعا دے کر جاؤں گی تمہارا گھر بسا رہے۔ فقیر دروازہ کی دہلیز پہ بیٹھی آوازیں لگا رہی تھی

گھر سے کوئی آواز نہیں آئی لیکن اسی لمحے کسی نے دروازہ کا لاک کھولا تھا۔ کیا ہے کیوں بار بار آجاتے ہو مانگنے؟ کھانا دن میں ایک مرتبہ ہی آیا کرو۔

بی بی میں تو سبھی ہی آئی ہوں۔ہاں ہاں سب یہی بولتی ہیں۔یہ لے یہی ہیں اور مت مانگنا۔اچھا ٹھیک ہے اللہ خوش رکھے۔بی بی؟دروازہ بند کرتے ہی اسنے پکارا۔ہاں بول؟اس گھر میں جو باجی رہتی تھی وہ بہت اچھی اخلاق کی تھیں ان سے کہو ناں مجھ سے باہر ملاقات کر جائیں!تجھے تو کبھی نہیں دیکھا میں نے تو کیسے جانتی ہے ماما کو؟ ماما؟لفظ سن کر اسکی روح کانپی تھی۔جی میں کئی سالوں سے آتی تھی لیکن ابھی بی بی سے ملاقات نہیں ہوئی۔

تم سب ان سے نہیں مل سکتی۔

لیکن کیوں بی بی؟کیونکہ وہ اپنا ذہنی توازن کھو چکے ہیں۔

اللہ اللہ وہ کیسے بی بی؟بس کچھ صدمہ کی وجہ سے۔ہائے ہائے صدمہ نے جیتی جاگتی عمدہ اخلاق کی عورت کا کیا حشر کر دیا!چل جا اب دعا کرنا۔

بی بی؟میں انکو دیکھنا چاہتی ہوں پلیز ہاتھ جوڑتی ہوں!ہاتھ مت جوڑو ملوا تو دوں تمہیں لیکن مل کر تم سے وہ بات نہیں کر پائیں گی۔آپ ملوائیں تو سہی۔اچھا آؤ اندر آؤ۔ماما؟ ماما دیکھیں آپ سے کون ملنے آیا ہے؟کون کون آیا ہے انیلہ آئی ہے؟اس خاتون نے ایک نظر فقیر پہ ڈالی تھی۔نہیں ماما جان یہ فقیر ہے آپ اسکو جانتی ہیں؟

جانتی جانتی پتانہیں۔کون ہے تو؟تو تو میری اثیلہ ہے؟تو کیوں آئی ہے تو جااسکو باہر نکالو۔نہیں نہیں سنتی میں فقیر ہوں آپ سے کھانا لینے آتی تھی آپ کو یاد ہے؟اچھا تو وہ ہے جو دروازہ میں بیٹھ کر باتیں کر کر کے جاتی تھی؟جی جی میں وہی ہوں۔تجھے پتا ہے ابھی میری بیٹی آئے گی کالج سے تو اسکو دیکھیں وہ اب بھی آکر کہے گی امی جان۔دروازہ میں کھڑے ہو کرنے باتیں کیا کریں

میری بیٹی۔بیٹی دیکھی ہے ناں تم نے؟جی جی بہت پیاری بیٹی ہے آپ کی۔نہیں!وہ بری ہے وہ مجھے اکیلا چھوڑ کر چلی گئی ہے بتا کر بھی نہیں گئی بولتی تھی ماما واپس آکر ناشتہ کروں گی۔تم بھی اس سے مت بات کرنا۔کیوں آپ اس سے بات نہیں کریں گی؟ نہیں میں تو بات کروں گی میرا تو کلیجہ ہے وہ لیکن پہلے کچھ دیر ناراض رہوں گی۔آنٹی کی ایسی حالت؟

ہاں بس صدمہ بیٹی کا!ان کے میاں کہاں ہیں اور بیٹے؟میاں بیٹی کے غم میں دنیا فانی سے کوچ کر گئے تھے دس سال پہلے ہی بڑے بیٹے کی بیوی میں ہوں چھوٹا؟چھوٹا بھی زندگی کی موجیں اڑا رہا ہے۔وہ بہن کو یاد نہیں کرتے؟کرتے ہیں بہن کو بہت زیادہ۔

اچھا آنٹی اب میں چلتی ہوں پھر آؤں گی ٹھیک ہے؟

ٹھیک ٹھیک ہے تو جا اور میری اثیلہ کے لیے دعا کرنا پھر تجھے جوڑا دلاؤں گی۔

چل جااب جا جا۔

اچھا آنٹی کا خیال رکھنا آپ بہت۔ چلتی ہوں اب۔

دماغ مت پکا اب تو اس بڑھیا کی طرح۔ ہاہ یار اسکو سمجھاؤ یہ کیوں بکواس کر رہی ہے مرے گی تو رانی مرے گی۔ مت بکواس کر کے مرا بھی اس حویلی کی بی جان اور کنیز اعلی بھی تو بننا ہم نے! یہ بلائیں چھتوں سے کود کر خود کشی کریں گی تب ناں! ایسے تو موت آنی نہیں انکو۔

افففف۔ رانی تو نکل یہاں سے تو ابھی اس جگہ مجھ سے کوئی بات مت کر جا پلیز۔ آئے ہائے پلیز لفظ سیکھ لیا ہے مہرانی سے؟ ہاں سیکھ لیا ہے ایسے ہی تو دل لبانہ ہے بی جان کا۔ اسکا مطلب کیا ہوتا ہے؟ مجھے نہیں معلوم رانی ابھی جا تو گیلری میں یہاں سے نکل! میں سامنا نہیں کر سکتی انکا۔

تمہیں کرنا ہوگا سامنا۔ میں انکے سوالات کا سامنا نہیں کر سکتی۔ تمہیں کرنا ہوگا۔ تمہیں یقین واپس لانا ہوگا۔ فیملی کا کھویا یقین واپس نہیں آسکتا۔

آسکتا ہے اولاد ہو تم انکی۔ اسی اولاد نے انکو چاند سے زمین پہ پھینکا؟ تمہاری نادانی تھی وہ محبت کی نادانی۔ ایسی نادانیاں ہوتی کیوں ہیں جن میں رشتہ اجڑ جاتے ہیں۔ قدرت کا خود کار نظام ہے۔ اوچ۔ اسنے اپنا ہاتھ شیشہ میں دے مارا تھا جس میں وہ کھڑی خود سے

بات کرر ہی تھی۔اسکاہاتھ خون سے لت پت ہو چکا تھالیکن وہ وہیں کھڑی خود کو گھور رہی تھی۔

جیسے شیشہ میں ہاتھ ڈال کر خود کی جان لیناچاہ رہی ہو۔

اللہ اللہ۔کیاعذاب آیاہواہے آج اس حویلی میں؟صدمہ کادکھ تازہ ہواہے مہرانی کا۔ توڑ پھوڑ کیوں کر کے نقصان کرر ہی ہے بھئ؟!حویلی چل جس کے نام سے رہی ہو وہ سونے کے پانی سے ہاتھ بھی دھو سکتاہے کنیز رانی۔دکھ بانٹنے چلیں؟اسکے حجرے میں؟توپاگل ہے بی جان نے گردن کاٹ ڈالنی ہے۔

یہ بی جان کب مرے گی اور جان چھوٹے گی۔ہاہ دماغ خراب ہے تیرا رانی روسچ میں قتل ہو گی ایسی بکواس خواب میں بھی مت کرنا۔

وہ بہوش ہو چکی تھی اسکو ہوش میں آنے میں وقت لگا تھا۔بی جان ڈاکٹر کے ساتھ اس کے بیڈ پہ بیٹھی تھی۔چند ہی لمحوں بعد اسکو ہوش آیا تھا جس کے بعد وہ خاموش تھی۔

خاموشی جیسے سادھ لی ہو۔

معونہ؟اس نے نام پکارا تھا۔

معونہ سن رہی ہو؟معونہ؟

اثیلہ؟اسنے اس نام پہ نظریں اٹھا کر بی جان کو دیکھا تھا۔

مجھے معاف کر دو۔میری غلطی ہے جو میں نے یہ سب۔۔

رہنے دیں!معونہ نے اشارتاً چپ ہونے کا اشارہ کیا۔

میں اکیلے رہنا چاہتی ہوں آپ سب حجرہ خالی چھوڑ دیں اور میرے حجرہ میں بغیر اجازت کے کوئی مت آئے۔

میں رک جاؤں تمہارے پاس؟

نہیں بی جان میں ٹھیک ہوں۔

اس حالت میں کوئی کیسے ٹھیک ہو سکتا ہے سب اسکا سب کچھ لٹ گیا ہو؟لٹ تو سب کچھ اسی دن گیا تھا جب مجھے کچھ رقم کی لالچ میں آپ کے ہاتھوں سونپا گیا میری محبت کا سودا مجھے بیچ کر ہو تھا۔آپ جائیں۔وہ پھر سے بولی تھی۔۔

میں نے کچھ جان بوجھ کر نہیں کیا مجھے میری محبت کے گھڑی کے ساتھ اس کھوٹھے پہ پھینک دیا گیا جس کے بعد میرے پاس الٹے پاؤں لوٹنے یا آگے چلنے کی سکت نہیں تھی۔

بدنامی تو نے کرواتی جس کو نہ سہتے ہوئے بابا۔۔امی جان کا یہ حال۔میں خود کو معاف نہیں کر سکتی کبھی نہیں۔اس سب کی میں زمہدار ہوں۔ تمہیں کوئی یہاں دیکھ نہیں لے ورنہ ہمارا جینا مشکل کے ان طعنوں کی دنیا میں۔امی جان؟آ کر مل جایا کرنا انکو

ویسے کسی چیز کی سمجھ نہیں اب۔ کہتی کچھ سمجھتی کچھ بولتی کچھ کرتی کچھ ہیں۔ میں تمہیں قبول نہیں کر سکتا اثیلہ مجھے معاف کرنا اس دنیا میں سانس لینے کا حق اب آ کر ملا ہے جو پھر کھو گیا تو۔ میں تمہیں نہیں رکھ سکتا لیکن ہاں تم ملنے آ سکتی ہو یہاں نہیں انجان جگہ پہ اور امی جان سے اسی حلیہ میں جس میں جو ایک انجان بن کر۔۔ پلیز معاف۔۔ ابصار نے اب گیلی آنکھوں سے اسکے آگے ہاتھ جوڑ لیے تھے جس کے جواب میں اثیلہ نے انکے ہاتھ نیچے کیے تھے۔ میں چلتی ہوں امی جان کا خیال رکھنا اور ان سے کہنا میں ملوں گی انسے اس دنیا یا پھر اگلی دنیا اور اگر وہ مان جائیں طبیعت سدھرنے کے بعد تو آخری التجا ہے بھائی کہ مجھے اس خبر سے دور مت رکھنا۔ میں ملتی رہا کروں گی اتنا حق آپ مجھ سے مت چھیننا۔ اثیلہ میرا دل خون سے رو رہا ہے میں تمہیں کیوں نہیں روک سکتا کیوں نہیں سر پہ ہاتھ رکھ کر اس گھر میں لے جا سکتا۔ وہ اب بے تحاشہ منہ پہ ہاتھ رکھ کر رونے لگا تھا۔

بھائی سمجھنا رخصت ہو کر اگلے گھر گئی ہوں ایسے بھی رخصت تو ہونا ہی تھا۔

نقاب پوش لڑکی اب بھی دروازہ کے آگے بیٹھی تھی۔ تو یہاں کیوں بیٹھی ہے بہن صبح سے ؟۔ اے تو سن رہی ہے اٹھ یہاں سے مجھے گاڑی اندر کرنے دے۔

بہن سن رہی ہے تو؟وہ گاڑی سے اتر کر اسکے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔بی بی؟اٹھ جا۔اسنے منہ اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا!بھائی؟اسنے پکارا تھا۔

وہ مڑتا مڑتا واپس لپکا تھا آواز پہ۔ابصار بھائی!اثیلہ؟

بھائی مجھے معاف کر دیں پلیز میں بہت شرمندہ ہوں کہ میں۔

خاموش۔تم میری بہن؟لیکن میری بہن تو مر چکی ہے اسی دن جس دن اسنے ہمارا سر معاشرہ میں جھکا دیا ہے جس کا رقص دیکھ آ کر لوگ ہمیں طعنہ دیں اور اسکی ہر ادا کی تعریف کریں!بھائی بھائی پلیز۔

ایک بار ایک بار مجھے سن لیں۔نہیں تم جا سکتی ہو!بھائی آپ کو ماما کی قسم میری سن لیں۔۔۔انسو اب ابصار کی آنکھوں سے جاری تھے۔

گھر سے نکلی اب وہ دھمہ قدموں کے ساتھ انگنت سوچوں اور بے تحاشہ آنسوؤں گھری سوچ اور اپنے زمین پہ پڑنے والے سایہ کو دیکھتی چلتی جا رہی تھی ان گنت آنسوؤں کے ساتھ اپنے ان قدموں پہ پشتاوا کرتے جو اسکو اس موڑ پہ مڑنے لے آئے تھے۔۔

زندگی میں ہر وہ چیز جس پہ اپنی بے خودی وار دیں وہی تماچہ اتنے زور کا مارتی ہے کہ نہ آنسو نکلتے ہیں نہ چیخ اور نہ ہی دل۔۔انسان خالی کا خالی ہی رہ جاتا ہے اپنے ہاتھ رنگوں کی رنگیلی سے بھرنے کی امنگ میں۔۔

****

❤️ختم شدہ❤️

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین